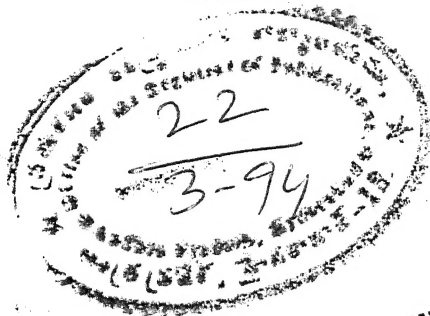


1/9/82/V-347

ضروری دینی مسائل



385/Rop



بانی مدرسہ دینیات حسانیہ حیدرآباد
صدر حسانیہ ایجوکیشنل ٹرسٹ، حیدرآباد
سولہ

Acc. No.

629

حسانیہ ایجوکیشنل ٹرسٹ ط (رجسٹرڈ) 22-4-269 کوئٹہ علیحہ
حیدرآباد ۲۳۰۰۰۵ (پنی) انڈیا

Acc. No.
629

بارِ اول : دو ہزار
اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ مارچ ۱۹۹۳ء

ہدیہ : پچیس روپے سرکاری
زیر اہتمام : حسانیہ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ
۲۶۹-۴-۲۲ کوئٹہ عالیجاہ، حیدرآباد ۵۰۰۰۲۳ (۱، پی) انڈیا

طباعت : اسپڈ پریس 'رحمت کدہ' سعید آباد - حیدرآباد
جلد بندی : حفیظیہ بک بائڈنگ 'چھتہ بازار' - حیدرآباد

خوشنویسی : ادارہ سلام خوشنویس



انتساب ۶

پیش لفظ ۷

آراء ۱۱ تا ۱۶

مولانا رشید پادشاہ صاحب

مولانا سید انوار اللہ شاہ صاحب نقشبندی

مولانا حافظ وقاری الطاف حسین صاحب

مولانا قاری عبداللہ قریشی صاحب ازہری

ڈاکٹر مسعود احمد خاں صاحب

غسل کا بیان ۲۳

وضو کا ٹوٹا ہے ۲۵

تیمم کا طریقہ ۲۵

آداب تلاوت قرآن حکیم ۲۶

سجدہ تلاوت کب اور کیسے کیا جائے ۲۷

اذان کا طریقہ ۲۸

نماز کا بیان ۳۰

پانچوں نمازوں کے نام و اوقات ۳۰

فرض، واجب، سُنت ۳۱

سُنتِ مؤکدہ، سُنتِ غیر مؤکدہ ۳۲

پانچوں نمازوں کی رکعتیں ۳۲

نماز تحیۃ المسجد ۳۳

نماز تحیۃ الوضو ۳۳

نماز اشراق ۳۳

نماز چاشت ۳۳

نماز اوایین ۳۳

نماز تہجد ۳۳

نماز وتر و دعائے قنوت ۳۴

اللہ کی تعریف ۱۷

ایمانِ مجمل ۱۷

ایمانِ مفصل ۱۷

فرشتوں پر ایمان ۱۸

کت ابول پر ایمان ۱۸

رسولوں پر ایمان ۱۹

مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان ۲۱

جنت اور دوزخ ۲۱

تقدیر ۲۱

طہارت کا طریقہ ۲۲

وضو کا طریقہ ۲۲

- نماز تراویح ۳۵
نماز جمعہ ۳۷
خطبہ جمعہ (اولیٰ) ۳۸
خطبہ جمعہ (ثانی) ۳۹
نماز عیدین ۴۱
عیدین کے متفرق مسائل ۴۲
نماز جازہ و میت کے مسائل ۴۴
نماز سفر و مسافر کی نماز ۴۶
نماز استخارہ ۴۹
علوۃ تسبیح ۵۰
نماز حاجت ۵۱
نماز چاندنگن ۵۲
نماز کسوف ۵۲
نماز استسقاء ۵۲
نماز مریض ۵۲
نماز خوف ۵۳
جماعت کی تعریف ۵۴
جماعت میں ملنے کا طریقہ ۵۵
نماز کے اندرونی فرائض ۵۷
نماز کے بیرونی فرائض ۵۷
جماعت ثانیہ ۵۷
نماز فرض ہونے کی شرائط ۵۷
فرائض و واجبات ۵۷
- نماز کی سنتیں ۵۸
سجدہ سہو ۵۹
نماز کا طریقہ ۵۹
نماز کا زمانہ و طریقہ ۶۰
درد و شریف ۶۵
استغفار ۶۵
روزہ کا بیان ۶۶
اعتکاف ۶۷
زکوٰۃ کا بیان ۶۷
حج کا بیان ۶۹
قربانی کے مسائل ۷۰
مسائل ذبح ۷۱
عقیقہ ۷۲
نکاح کے مسائل ۷۴
طلاق اور خلع شریعت کی نظر میں ۷۷ {
خطبہ نکاح ۸۷
فضائل شب معراج ۹۰
شب برأت ۹۱
شب قدر ۹۳

چند اہم مذہبی معلومات ۹۷

بکس پیغمبر پر کتنی مرتبہ
۹۸ { وحی نازل ہوئی ؟

غزوات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۹۹

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
۱۰۰ { کی ازواجِ مطہرات

خلفائے راشدین ۱۰۳

عشرہ مبشرہ ۱۰۴

مالِ باپ کا آدب ۱۰۵

استاد کا آدب ۱۰۶

احادیث (دُعائیں) ۱۰۷

طریقہ فاتحہ ۱۱۲

ولادت باسعادت
۱۵ { رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

ضروری دینی مسائل کے مطالعہ

کے دوران کسی بھی مضمون میں غلطی

نظر آجائے تو براہ کرم حوالہ کے ساتھ بذریعہ
خط، احقر کو مطلع فرمائیں تاکہ دوسری اشاعت

کے وقت اصلاح کی جا سکے۔

محمد حسین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خداے لم نزل کے نام

میں اپنی اس حقیر کوشش کو معنون کرتا ہوں
 مشیتِ ایزدی جس سے جو چاہے کام لے لیتی ہے !
 ایک مسلمان کی حیثیت سے بارگاہِ عز و جل میں سجدہ ریز ہوں کہ
 اُسی کی توفیق سے میں نے اس رسالہ ضروری دینی مسائل
 کو یکجا کیا۔ میری یہ کوشش نہ تو قابلِ فخر ہے اور نہ حرفِ آخر !
 وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

مُحَمَّدٌ حَسَّانٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

تمام تعریف اس خدائے بزرگ و برتر کے لیے ہے جو ساری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے اور اپنے فضل و کرم سے حقیر و پست کو عظمت اور گمراہ کو ہدایت دیتا ہے اور ایک معمولی ذرہ کو آفتاب بنا دیتا ہے۔

شکر ہے پاک پروردگار کا کہ اُس نے مجھ ناچیز کو بھی اپنے فضل و کرم سے ہدایت فرمادی کہ میں دینی تعلیم کے ذریعہ بندگانِ خدا کی کچھ خدمت کر دوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ — تم میں بہترین شخص وہ ہے جو علم دین سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ اس مبارک حدیث شریف نے مجھے دینی تعلیم و تعلم کی ترغیب دی۔ پس میں نے پہلے خود قرأتِ کلام پاک مع تجوید پڑھا اور ضروری دینی امور کی تعلیم حاصل کر کے ایک دینی مدرسہ قائم کر دیا جس کا نام مشہور صحابی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مقدس نام نامی پر ”مدرسہ دینیات حسانہ“ رکھا گیا۔ مدرسہ ہذا تادم تحریر بمقام کوئٹہ عالیجاہ، حیدرآباد کار کر رہے، جہاں بفضلہ تعالیٰ، کلام اللہ، فقہی مسائل و دیگر دینی علوم کی تعلیم جاری ہے۔ بحمد اللہ متعدد طلبہ اب تک قابلِ لحاظ دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

مدرسہ ہذا کی اُمید افزا حالت اس امر کی متقاضی ہے کہ اس کو مزید توسیع دے کر زیادہ سے زیادہ معیاری تعلیم و تربیت کا اہل بنایا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے میں نے اطرافِ اکناف کے مدرسوں کا معائنہ کیا اور متعدد اساتذہ سے تبادلہ خیال بھی کیا تاکہ ان سے کچھ رہنمائی حاصل ہو۔ لیکن یہ جان کر دکھ ہوا کہ خود اساتذہ کو تعلیم و تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ پھر میں نے ارادہ

کر لیا کہ روزِ مرہ زندگی کے فقہی مسائل و دیگر دینی امور، علمائے اکابر کی عظیم و مستند کتابوں سے اخذ کر کے ایک ایسی آسان اور مختصر کتاب مرتب کی جائے جو اساتذہ اور تلامذہ ہر دو کے لیے کارآمد ثابت ہو۔ پروردگار عالم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے میری اعانت فرمائی اور میرے حسبِ نشاء ایک مختصر اور جامع دینی کتاب، مستند دینی کتب کی مدد سے تیار ہو گئی، جس کا نام ”ضروری دینی مسائل“ تجویز کیا گیا اور کچھ علمائے کرام سے اس کی تصدیق بھی کروائی گئی۔

مولانا حافظ قاری حضرت عبداللہ قریشی صاحب ازہری، نائب امیر شریعت آندھرا پردیش و خطیب امام مکہ مسجد اور حافظ و قاری حضرت مولانا الطاف حسین صاحب خطیب و امام، مسجد مردھے منور نے کتاب ہذا کی افادیت اور اس کے وقیع ہونے کے بارے میں اپنی آراء کا اظہار فرمایا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد خاں (دکن میڈیکل کالج) اور محترم مولانا غلام غریب نواز خاں اجیری سابق منظم سماع خانہ درگاہ اجمیر شریف اور برادر م مقبول (تاجر) کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ ان حضرات نے ہر ہر قدم پر میری رہبری فرمائی اور مخلصانہ تعاون سے نوازا۔

”ضروری دینی مسائل“ کی کتابت کے بعد اس کی تصحیح کا نہایت اہم مسئلہ درپیش تھا۔ چنانچہ میرے برادر عزیز سلام خوشنویس صاحب کے مشورے سے شہر حیدرآباد کی مشہور علی دینی شخصیت، الحاج مولانا سید محمد حبیب اللہ قادری (المعروف بہ رشید پادشاہ) سابق امیر جامعہ نظامیہ، حیدرآباد و صدر، صدر مجلس علمائے دکن حیدرآباد، جن کی خدمات ملک کے واحدا اے ”دائرۃ المعارف“ عثمانیہ یونیورسٹی کو بہ حیثیت صدرِ مصلح حاصل رہیں سے درخواست کی گئی۔ مولانا موصوف نے نہ صرف دلجوئی سے کتاب کی تصحیح فرمائی بلکہ اپنے قیمتی اور مخلصانہ مشوروں سے بھی نوازا۔ میں بارگاہِ ایزدی میں ان کی درازی عمر اور صحت و عافیت کے لیے دستِ بہ دعا ہوں۔

کتابت و تصحیح کے دشوار گزار مراحل کے بعد کتاب کی طباعت کے لیے کثیر اخراجات کی فراہمی کا نازک مرحلہ درپیش تھا۔ مگر بہر حال نیک کاموں میں نہ صرف اللہ کی توفیق و نصرت شامل ہو جاتی ہے بلکہ نیک بندوں کی معاونت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ میں اس موقع پر بربلایہ کہنا چاہوں گا کہ میرے چند مخلص کرم فرما، دوست اور اشاعتِ دین سے تعلق خاطر رکھنے والے حضرات نے میری کربہمت باندھی، جن میں قابلِ ذکر جناب عبدالحمیم صاحب، برادر م غلام احمد، جناب محمد جعفر،

(نظامِ کلب) جناب خواجہ بھائی (کرانہ مرچنٹ، منڈی میر عالم) جناب افضل میاں کا چوب دالے
 جناب میاں بھائی (پتھر گئی) جناب محمد عبدالستار (انسپیکٹر پولس) جناب حامد علی خاں صاحب
 (انسپیکٹر پولس) جناب حفیظ خاں (انسپیکٹر پولس) جناب حافظ حبیب الدین، جناب محمد سعید
 (کوٹلہ عالیجاہ) برادرِ مقبول پہلوان بارس، جناب شیخ الدین ایڈوکیٹ (سیلم نگر) برادرِ مڈاگر حیدر اشفاق
 اشرف، جناب ستار بھائی، جناب یوسف بھائی، جناب ادیس بھائی، جناب اشرف بھائی اور جناب
 زین العابدین، منظم مسجد شکارخانہ ہیں۔ ان حضرات نے مجھ سے ممکنہ حد تک مالی تعاون فرمایا۔ اللہ
 تعالیٰ ان حضرات کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین

محترم حضرت سید انوار اللہ شاہ نقشبندی مدظلہ، کابلے انتہا ممنون ہوں کہ
 باوجودیکہ وہ عظیم القدر تھے، موصوف نے میری کتاب ”ضروری دینی مسائل“ کا بغور مطالعہ
 فرما کر پسندیدگی کا اظہار کیا اور اپنی نگرانقدر رائے بھی تحریر فرمائی۔

آخر میں، یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ مقدس کام جس عقیدت و احترام اور تین دہائیوں کے ساتھ انجام
 دیا گیا ہے، اسی طرح قارئین کرام ”ضروری دینی مسائل“ سے صحیح طریقہ پر استفادہ کریں اور حدیث
 مبارک اُطْلُبُ الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالْأَصْنِ یعنی ”علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی
 کیوں نہ جانا پڑے۔“ کی تعمیل کر کے سرکارِ دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں
 اس کتاب کا مقصد بھی یہی ہے کہ ایک عام مسلمان عہد سے لحد تک کے ابتدائی مسائل سے کما حقہ
 واقفیت حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو کتاب و سنت کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں اور
 واقف دین کہلانے کے مستحق بن سکیں۔

قاری محمد حسین

بانی مدرسہ دینیات حسانیہ، کوٹلہ عالیجاہ۔ حیدرآباد

مولانا رشید پادشاہ رحمۃ اللہ علیہ
کا ارشاد

محمد حسین صاحب، بانی مدرسہ دینیہ حسانیہ، نے
مہد سے لحد تک کام آنے والے مسائل پر مشتمل کتاب
”ضروری دینی مسائل“ کے نام سے ترتیب دی ہے۔ اس کی
تألیف و طباعت کا خاص اہتمام بھی کیا ہے۔ میرے پاس
رجوع ہوئے کہ ”ضروری دینی مسائل“ کی تصحیح کا کام انجام
دوں۔ تصحیح کے دوران میں نے جہاں جہاں ضروری سمجھا
ترمیم بھی کی اور اضافے بھی۔ ان کی یہ تالیف اب اس قابل
ہے کہ ابتدائی دینی مدارس کے نصاب میں شریک رہے۔ اور
عوام الناس بھی اس کتاب سے استفادہ کریں۔

خداے عزوجل سے دعا ہے کہ ان کی یہ تالیف مقبول ہو
عام ہو اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ خوب سے خوب تر عنایت فرمائیں۔
آمین

الحمد لله

۱۳۹۳ھ

مولانا رشید پادشاہ (سیحیب اللہ قادری)

سابق امیر جامعہ نظامیہ و معتمد صدر مجلس علمائے دکن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ

۱۲

الحمد للہ رسالہ آسان دینیات کے مطالعہ سے
نگاہ کو نور اور قلب کو سرور میسر ہوا۔ یقیناً یہ رسالہ
دینی کتب کے گراں مایہ ذخیرہ میں ایک بیش قدر
اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اجر اور قاری کو
عمل کی توفیق عطا فرمائے اور رسالہ کو شرف قبولیت بخشے۔
آمین

سید انوار اللہ شاہ نقشبندی

صاحبزادہ حفیظ سید خلیل اللہ شاہ حسینی قادری نقشبندی مدظلہ العالی
غیرہ محمدیہ دکن شہر ابوالحسنات سید عبد اللہ شاہ قادری نقشبندی

الْحَمْدُ لِلّٰہِ جناب قاری محمد حسین صاحب زیدت مراتبہ — ایک دردمند اور سعی پیہم صفت انسان ہیں، ملت کے مختلف اہم کاموں میں تحریراً و تقریراً اکثر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ زیر نظر رسالہ کی تالیف و ترتیب چونکہ موصوف خیرکم من تعلم القرآن وعلّمہ کے تحت تعلیم قرآن مجید و حدیث مبارک اور فقہ کے ضروری علوم کے تعلیمی فیض کو بھی جاری رکھا ہے۔ اس سلسلے میں اپنے تجربات کی روشنی میں طلبہ کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے آسان اور مختصر انداز میں مسائل فقہ، کچھ سیرت پاک و اور سیرت صحابہؓ پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ اس خاکسار نے چیدہ چیدہ اوراق دیکھے ہیں۔ الحمد للہ مولف نے کافی عرق ریزی کے ساتھ ضروری مسائل وغیرہ کا اختصار کیا ہے تاکہ مصروف طلبہ طوالت اور تفصیل سے اکتانہ جائیں اور تھوڑی سی محنت سے ان ضروری مسائل اور اہم مضامین سیرت وغیرہ کو ذہن نشین کر لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو قبولیت عام عطا فرمائے۔ آمین

حافظ وقاری محمد الطاف حسین فاروقی

مصحف دائرۃ المعارف، امام و خطیب مسجد بردہ سٹور، پٹیل مارکٹ، حیدرآباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين خلّف

کتاب

امّا بعد

جناب محمد حسین صاحب نے اس رسالہ میں دینی و فقہی اہم مسائل کو
فقہ حنفی و اہل سنت و جماعت کی معتبر کتابوں سے لے کر نہایت صاف
وسلیس زبان میں ترتیب دیا جو انتہائی مختصر اور جامع ہے۔ گویا انھوں نے
سمندر کو ایک کوزہ میں جمع کر دیا۔ جن کے جانے اور عمل کے بغیر کوئی بھی
مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

دارسِ شبینہ و صباہیہ کے طلبہ و طالبات اور مسلم بالغوں کی دینی
تعلیم کے لیے یہ رسالہ نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ میں نے اس کا شروع
سے آخر تک لفظ بہ لفظ بہ نظر غائر مطالعہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر سے نوازے اور ان کے اس عمل
کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ طہ و لیس

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی

آلہ وصحبہ وسلم۔ فقط

حافظ محمد عبدالقدیر قریشی الازہری
خطیب مکہ مسجد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جناب محمد حسین صاحب نے بعض اہم دینی مسائل و فضائل کو یکجا کیا ہے اور اپنی ان تحریروں کو میرے مطالعہ کے لیے ایک موقع فراہم کیا ہے۔ میں انھیں اپنے لیے مفید پاتا ہوں چونکہ میں ان کا دوسری کتابوں میں بھی حوالہ پاتا ہوں۔ اُمید کہ ان کی بتائی ہوئی باتیں ہر ایک کے لیے مفید ہی ثابت ہوں گی۔

واللہ ولی التوفیق

ڈاکٹر محمد مسعود احمد خاں

پروفیسر دکن میڈیکل کالج



سرِ آپسہ کارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قدیمانہ۔ جسم نہایت متناسب۔ جلد نہایت نرم۔ رنگ سُرخ و سفید،
 چہرہ کھڑا اور متوسط، یعنی بہت سُوکھانہ بہت پُر گوشت۔ سُر بڑا۔ بال قدے
 لہر دار اور شانوں تک لٹکے ہوئے۔ پیشانی کُشادہ۔ گردن اُونچی۔ آنکھیں
 سیاہ اور سُمر گیں۔ پلکیں لمبی لمبی۔ اُبرو کمان دار جو باہم ملے ہوئے نہ تھے۔
 ناک درازی مائل۔ مُنہ کُشادہ۔ ریش گھنی۔ دانتوں میں سانڈیں۔ سینہ
 چوڑا یعنی کُشادہ۔ شانے پُر گوشت۔ شانوں اور کلائیوں پر بال۔ دونوں
 شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر نشان ختم نبوت۔ یعنی گوشت کا
 کچھ حصہ اُبھر ہوا۔ جس پر تِل اور بال تھے۔ سینہ مبارک سے ناف تک بالوں
 کی ہلکی تحریر تھی۔ ہتھیلیاں پُر گوشت، کلائیاں چوڑی، پاؤں کی ایڑیاں لانبی،
 ہلکی اور نازک، پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا خالی، یعنی کھڑاویں دار، پسینہ
 خوشبودار۔ رفتارتیز۔ گفتگو نہایت شیریں۔ کلام تھم تھم کے
 فرماتے اور مُتنبہ معلوم ہوتے۔ جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور جسم اطہر
 کا سایہ نہ پڑتا تھا۔ جب باہر تشریف لے جاتے تو ابرِ رحمت سایہ فگن ہو جاتا۔

کلماتِ اسلام

کلمہ طیبہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

کلمہ شہادت

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ

کلمہ تہجید

اللہ تعالیٰ کی ذات (ہر عیب سے پاک ہے، اور تمام تعزیریں اللہ ہی کیلئے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت مگر اللہ کی تو میں سے جو بڑا ہے، عظمت والا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . وَاللَّهُ
أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ



کلمہ توحید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

نہیں ہے کوئی عبارت کے لائق سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ وہ الکیلا
ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے ملک ہے اور اسی
کی تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

کلمہ استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ
أَتُوبُ إِلَيْهِ

مغفرت طلب کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے جس کے علاوہ کوئی معبود
نہیں۔ جو زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے اور اسی سے توبہ کرتے
ہوں۔

کلمہ الاستغفار

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ
وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ

اے اللہ! آپ ہی ہمارے رب ہیں آپ کے علاوہ کوئی عبارت
کے لائق نہیں۔ آپ ہی نے مجھ کو پیدا کیا ہے اور میں آپ کا
بندہ ہوں۔ اور میں آپ کے عہد معاہدہ پر قائم رہوں گا جس
قدر مجھ سے ہو سکے۔ پناہ چاہتا ہوں میں آپ کی اپنے کلماتوں کے
شر سے۔ جو نعمتیں آپ نے مجھے عطا فرمائی ہیں ان کا اقرار کرتا
ہوں اور اپنے گناہوں کو تسلیم کرتا ہوں پس آپ مجھے بخش دیجئے

اللہ کی تعریف

تمام عالم کا پیدا کرنے والا جو اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اُس کا نام اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ اور اس کے ذریعہ سے آئی ہوئی چیزوں کی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔

سب سے پہلے ہر بالغ عقلمند انسان کو مسلمان ہونے کے لیے زبان سے کلمہ پڑھنا، دل سے تصدیق کرنا یعنی توحید اور رسالت پر صدقِ دل سے ایمان لانا ضروری ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

کلمہ طیبہ { ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

ایمانِ مجمل

أَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ

(ترجمہ) میں اللہ پر جیسے وہ ہے اپنے ناموں اور صفوں کے ساتھ ایمان لایا اور اس کے تمام احکام کو قبول کیا۔

ایمانِ مفصل

أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالتَّبَعْتُ بَعْدَهُ لَمُوتِهِ

(ترجمہ) ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر

اور آخرِ دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔ اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔

یہ تمام بیان کی ہوئی چیزیں عقیدہ کی اصل بنیاد ہیں، ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنے والا کافر ہے۔

فرشتوں پر ایمان

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہے۔ اللہ کے حکم سے زمین آسمان ہر جگہ موجود رہتے ہیں، ہم کو دکھائی نہیں دیتے۔ ہر وقت اللہ کی یاد میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سارے فرشتوں کو مختلف کاموں پر مامور کیا ہے، وہ حکم خداوندی کی عمل آوری میں لگے رہتے ہیں، کبھی خدا کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ ان تمام فرشتوں میں چار فرشتے افضل ہیں۔

- ① جببریل علیہ السلام جو پیغمبروں کے پاس وحی لانے کے کام پر مامور تھے۔
- ② میکائیل علیہ السلام، مینہ (بارش) برسانے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مامور ہیں۔
- ③ اسرافیل علیہ السلام، قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔
- ④ عزرائیل علیہ السلام، جانداروں کی رُوح نکالنے کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ ان کو نلک الموت بھی کہتے ہیں۔

کتابوں پر ایمان

آدمیوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سی چھوٹی بڑی کتابوں کو

نازل کیا گیا ہے۔ یہ صحیفے اور کتابیں بہت سی ہیں جن کی گنتی صحیح طور پر معلوم نہیں۔ ان میں چار کتابیں مشہور ہیں:

توریت: جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔

زبور: جو حضرت داؤد علیہ السلام پر سریانی زبان میں نازل ہوئی۔

انجیل: جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی۔

قرآن مجید: ہمارے نبی آخری الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری کتاب کی صورت میں نازل کی گئی۔

ان چار کتابوں کے علاوہ کچھ صحیفے (چھوٹی کتابیں) حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام، کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ کچھ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے۔ یہ سب کچھ قرآن مجید سے ثابت ہے اور ان کو زمانے والا شخص کافر ہے۔ لیکن قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ موجودہ توریت، زبور اور انجیل جو یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس ہیں، اصلی نہیں ہیں بلکہ ان کتابوں میں ان لوگوں نے تحریف (رد و بدل) کر دیا ہے۔ اس لیے ان کتابوں کے متعلق یہ اعتقاد نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد وہ کتابیں اور ان کی شریعت منسوخ ہو گئی۔ قرآن مجید سب سے آخری اور مکمل کتاب ہے۔ اس کے احکام قیامت تک جاری رہیں گے اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی تحریف (رد و بدل) سے محفوظ فرما دیا ہے۔

رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں

رسولوں پر ایمان

تک اپنے احکام پہنچانے کے لیے ان ہی میں سے کچھ بندوں کو چن لیا

ہے اور جن کو رسول یا نبی کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ وہ سچ بولتے ہیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ ہر قسم کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پوری طرح بندوں تک پہنچا دیتے ہیں اور کسی حکم کو نہیں پھٹاتے۔

بڑے پیغمبروں کے نام

نمبر شمار	نام پیغمبر	عمر سال	زمانہ حیات	نمبر شمار	نام پیغمبر	عمر سال	زمانہ حیات
۱	آدم علیہ السلام	930	۱۳	۱۴۰	ایوب علیہ السلام	1700 B.C	
۲	شیش علیہ السلام		۱۴		شعیب علیہ السلام	1600 B.C	
۳	ادریس علیہ السلام	365	۱۵	120	موسیٰ علیہ السلام	1520-1400 B.C	
۴	نوح علیہ السلام	962	۱۶	123	ہارون علیہ السلام	1523-1400 B.C	
۵	ہود علیہ السلام	464	۱۷	70	داؤد علیہ السلام	1034-964 B.C	
۶	صالح علیہ السلام		۱۸	41	سلیمان علیہ السلام	994-924 B.C	
۷	ابراہیم علیہ السلام	175	۱۹		الیاس علیہ السلام	900- B.C	
۸	لوط علیہ السلام		۲۰		یونس علیہ السلام	800 B.C	
۹	اسمعیل علیہ السلام	137	۲۱		ذکریا علیہ السلام	100 B.C	
۱۰	احق علیہ السلام	180	۲۲		یحییٰ علیہ السلام	30 B.C	
۱۱	یعقوب علیہ السلام	143	۲۳		عیسیٰ علیہ السلام	1-30 A.D	
۱۲	یوسف علیہ السلام	110	۲۴		حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	17-6-569 A.D	

۶۳۲ھ
 (۲۵ مئی ۱۹۰۷ء)
 دھواں مبارک (روشنی بتاریخ ۲ رذیہ الاول ۱۱۲۵ھ ۲۵ مئی ۱۹۰۷ء)
 بموجب تحقیق ڈاکٹر محمد حمید اللہ، مبلغ اسلام، پیرس

قیامت پر ایمان

ایک روز اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، جس سے تمام جاندار مر جائیں گے اور دنیا کی ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ صرف اللہ تعالیٰ باقی رہیں گے۔

مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان

حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صُور پھونکیں گے تو تمام انسان زندہ ہو جائیں گے، مگر زمین کی یہ حالت نہیں ہوگی جو اس وقت ہے، نہ پہاڑ ہوں گے نہ دریا نہ سمندر، نہ درخت اور نہ کہکشاں، بلکہ یہ دنیا نہایت ہی لمبا اور چوڑا میدان بن جائے گی، جس پر رُوءے زمین کی تمام مخلوق حساب کتاب اور اپنے فیصلے کے لیے جمع ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر انسان کو اپنی نیکی اور بدی کا حساب دینا ہوگا، جس کے اعمال ٹھیک ہوں گے اسے جنت میں داخل کیا جائے گا اور جس کے اعمال اللہ تعالیٰ خوش نہ ہو، اُسے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

جنت اور دوزخ

جنت میں دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔ انسان جس چیز کی خواہش کرے گا وہ اس کے سامنے آجائے گی، حُوریں ملیں گی اور آخر میں سب سے اچھی اور عظیم چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

دوزخ: بُرا ٹھکانا ہے، جس کے اعمال خراب ہیں، جس سے اللہ تعالیٰ خوش نہ ہو، اس کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ دوزخ میں دہکتی ہوئی آگ ہوگی، سانپ بچھو ہوں گے، کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے دیا جائے گا۔ کھانے کو کانٹے دار درخت دیے جائیں گے۔ اللہ اس عذاب سے سب کو بچائے آمین

تقدیر

دنیا میں جو کچھ اچھایا بُرا ہوتا ہے، اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر سوچے سمجھے کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے جاننے اور ہر ایک کا اندازہ مقرر کرنے کو تقدیر کہتے

ہیں۔ مثلاً فلاں کب پیدا ہوگا، فلاں کب مرے گا وغیرہ جس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ کس کی تقدیر میں کیا ہے، کسی کو پہلے سے کچھ بھی معلوم نہیں۔

طہارت کا طریقہ

طہارت کے معنی پاکی حاصل کرنے کے ہیں۔ انسان کو ہمیشہ پاک و صاف رہنا چاہیے، کوئی بھی نجاست لگ جائے تو فوراً دھولیں، غسل کی ضرورت ہو تو غسل بھی کر لینا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پاکی آدھا ایمان ہے۔“ ظاہری، باطنی، جسمانی اور غذا، کپڑے اور کمائی کی بھی پاکی ضروری ہے۔

استنجاء کے مسائل (پیشاب پاخانہ)

طہارت کی دو قسمیں ہیں (۱) صغریٰ (چھوٹی) (۲) کبریٰ (بڑی) طہارت صغریٰ وضو ہے اور طہارت کبریٰ غسل ہے۔

پاخانہ پیشاب کرتے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کریں اور نہ پیٹھ۔ مکان کے اندر ہوں یا باہر۔ میدان میں ہوا کے رخ پر بھی پیشاب کرنا منع ہے۔ باولی، حوض، پھل دار درخت کے نیچے، جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں، مسجد و عید گاہ کے بازو، قبرستان اور راستے میں، چوہے، چیونٹی وغیرہ کے سوراخ میں، وضو غسل کرنے کی جگہ، جہاں جانور بیٹھتے ہوں، ان سب جگہوں پر پیشاب، پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔ خود نیچے جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھارا اونچی جگہ کرنا جس سے چھینٹے اُڑ کر اوپر آئیں، ممنوع ہے۔ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر پیشاب کرنا یا ننگے سر پر پیشاب کرنا، رفع حاجت کے وقت بات چیت کرنا منع ہے۔ جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہوں ضرورت سے زیادہ کپڑا بدن سے نہ ہٹائیں۔ پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں یا دائیں پر زور دے کر بیٹھیں۔

سلام، چھینک اور اذان کا جواب نہ دیں اور دیر تک نہ بیٹھیں۔ ڈھیلوں اور پتھروں سے پاک کریں۔
بائیں ہاتھ سے ڈھیلا یا پتھر لیں۔ پانی سے استنجا کی صورت میں دھینے ہاتھ سے پانی لیں اور بائیں
ہاتھ سے دھولیں۔ مرد اگر معذور ہو تو اس کی بیوی دھلائے، اگر بیوی معذور ہو تو اس کا شوھر
دھلائے۔ دوسرے رشتہ دار، بیٹا، بیٹی، بھائی بہن وغیرہ نہیں دھلا سکتے۔

پاخانے میں جاتے وقت یہ دُعا پڑھیں :

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

یا ایاں پر پہلے رکھیں اور نکلتے وقت دایاں پیر باہر نکالیں، پھر یہ دُعا پڑھیں :

غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی مَا یُؤْذِیْنِیْ
وَعَافٰنِیْ۔

غُسل کا بیان

غُسل، پانی سے نہانے کو کہتے ہیں۔ غُسل کے فرائض تین ہیں :

۱: اچھی طرح کُلّی کرنا کہ پانی حلق کی جڑ تک پہنچ جائے، کُلّی یا غُغرہ صحیح نہیں ہوا تو غُسل

نہیں ہوگا۔ (روزہ کی حالت میں غُغرہ کرتے وقت اور ناک میں پانی لیتے وقت بالغ نہ کرے۔)

۲: ناک میں پانی لینا دونوں نچھنوں تک۔

۳: تمام جسم پر پانی کا بہانا، بال برابر حصّہ بھی سُوکھانہ رہے، ورنہ غُسل نہیں ہوگا۔

غُسل کی ۵ سُنّتیں ہیں :

۱: پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا ۲: شرم گاہ کا دھونا

۳: جسم پر جہاں نجاست لگی ہو دُور کرنا ۴: وضو کرنا ۵: تمام بدن پر تین بار پانی بہانا

موجباتِ غسل :

وہ امور جن کی وجہ سے غسل فرض ہوتا ہے، یہ ہیں :

۱ : شہوت سے منی نکلنا ۲ : احتلام ہونا ۳ : وطی کرنا

۴ : حیض کا موقوف ہونا ۵ : نفاس کا موقوف ہونا

وُضُو کا طریقہ

پہلے وضو کی نیت کرنا : بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

عَلٰی دِيْنِ اِسلامٍ پڑھ لیں۔ یا

اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ باطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُورٌ وَالْكُفْرُ ظُلْمَةٌ

دونوں ہاتھ پہونچوں تک اچھی طرح دھونا، تین بار اچھی طرح کُلی کرنا۔ تین بار ناک میں پانی پہنچانا۔

تین بار مُنہ دھونا، تین بار پہلے سیدھا ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا، بعد میں بائیں ہاتھ، پھر

دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کرنا، دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا، پہلے سیدھا پھر بائیں۔

نوٹ : وضو بد مزہ پانی، گرلے یا رنگ بدلے ہوئے گاڑھے پانی سے درست نہیں ہوگا۔ وضو

کے لیے پاک صاف پانی استعمال کرنا چاہیے۔ پانی ایسا ہونا چاہیے کہ اگر ہم چاہیں تو بغیر

کراہت پی سکیں۔

وضو کے چار فرائض ہیں :

وُضُو کے فرائض :

۱ : پورے مُنہ کا دھونا ۲ : دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا

۳ : سر کا مسح کرنا ۴ : دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی چودہ سُنتیں ہیں:

وضو کی سُنتیں:

- ۱: نیت کرنا ۲: بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا ۳: دونوں ہاتھ پہونچوں تک دھونا ۴: کُلی کے لیے ہر بار نیا پانی لینا ۵: مسواک کرنا ۶: ناک میں پانی لینا ۷: ڈاڑھی میں خلال کرنا ۸: انگلیوں کا خلال کرنا ۹: تمام سر کا مسح کرنا ۱۰: دونوں کانوں کا مسح کرنا ۱۱: دونوں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان کا خلال کرنا ۱۲: ہر عضو کو جسے دھویا جاتا ہے تین تین مرتبہ دھونا ۱۳: اعضاء وضو کو پئے درپے دھونا ۱۴: ترتیب کے ساتھ وضو کرنا۔

وضو کو بٹ ٹوٹتا ہے؟

جِسْم کے اندر سے کوئی چیز خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، جیسے پیشاب، پاخانہ اور ہوا کا نکلنا۔ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہنا، منہ بھرتے کرنا، چت یا آندھا یا کسی چیز کے سہارے اس طرح سونا کہ اگر وہ چیز ہٹا دی جائے تو سونے والا گر جائے۔ بے ہوشی، جنون، نشہ، نماز میں اتنا ہنسنا کہ اس کی آواز خود اسی نے سُنی ہو تو صرف نماز ٹوٹ جائیگی لیکن اگر اتنا زور سے ہنسا کہ پاس والے بھی سُن لیں تو نماز بھی ٹوٹ جائے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

تیمم

اگر وضو کے لیے پانی ایک میل تک نہ ملے یا بیمار ہے پانی لگنے سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے، پانی قریب تو ہے مگر کوئی درندہ وہاں موجود ہے جس سے جان کا خوف ہے، حالتِ سفر میں ہے، کھانے پینے کی حد تک ہی پانی ہے، ایسی صورتوں میں تیمم کر سکتے ہیں۔

تیمم کا طریقہ پہلے نیت کریں — ”تیمم کرتا ہوں حدث سے پاک ہونے، نماز پڑھنے کے لیے“ اس کے بعد پاک مٹی یا ایسی چیز پر جو مٹی کی قسم سے ہو، دونوں ہاتھ مار کر

ایک دفعہ سارے منہ پر تلین اور پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر دونوں کہنیوں تک اچھی طرح تلین اس طرح کہ بال برابر حصہ بھی چھوٹنے کا گمان نہ رہے۔

تیمم کے دو فرایض ہیں: دونوں ہاتھوں سے پورے چہرے کا مسح کریں، پھر دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ پانی کے ملنے سے یا پھر عذر کے باقی نہ رہنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

آداب تلاوت قرآن حکیم

نماز سے پہلے اور قرآن مجید کو تلاوت کے لیے چھونے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے بغیر وضو اور بغیر چھوئے قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ حالت ناپاکی میں تلاوت نہیں کرنا چاہیئے افضل ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے تلاوت کی جائے۔ اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کی جائے۔ ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا سنت ہے اور کسی سورہ کو درمیان سے شروع کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا مستحب ہے۔ تلاوت کے درمیان میں کسی سے بات چیت کرنا پڑے یا کوئی کام کرے تو اعوذ باللہ کا اعادہ کرے۔ اگر سورہ برأت سے تلاوت شروع کرے تو اعوذ باللہ و بسم اللہ نہ پڑھے اور اگر پہلے سے تلاوت شروع کی ہوئی ہے اور پڑھتے پڑھتے آگے یہ سورہ شروع ہوتی ہے تو اس کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

لیٹ کر قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں مگر دونوں پیر سمٹے ہوئے ہوں اور یہی لیٹنے کا صحیح طریقہ بھی ہے۔ چلتے پھرتے، کام کا ج کرتے ہوئے بھی قرآن مجید پڑھا جاسکتا ہے بشرطیکہ کیا پڑھ رہا ہے خیال اس سے نہ ہٹے۔ تین دن سے کم میں قرآن مجید کا ختم کرنا خلاف اولیٰ ہے۔ مگر اکابر امت اس امر سے مستثنیٰ ہیں۔

سجۃ تلاوت، کب اور کیسے کیا جائے؟

قرآن حکیم میں کل چودہ مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے اور سُننے کے بعد سجۃ تلاوت واجب ہو جاتا ہے وہ یہ ہیں: ۱: سورۃ اعراف کے اخیر میں ۲: سورۃ رعد کے دوسرے رکوع میں ۳: سورۃ النحل کے پانچویں رکوع میں ۴: سورۃ بنی اسرائیل کے بارہویں رکوع میں ۵: سورۃ مریم کے چوتھے رکوع میں ۶: سورۃ الحج کے دوسرے رکوع میں ۷: سورۃ فرقان کے پانچویں رکوع میں ۸: سورۃ نمل کے دوسرے رکوع میں ۹: سورۃ الم تنزیل السجدہ کے دوسرے رکوع میں ۱۰: سورۃ ص کے دوسرے رکوع میں ۱۱: سورۃ حم سجدہ کے پانچویں رکوع میں ۱۲: سورۃ النجم کے اخیر میں ۱۳: سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ میں ۱۴: سورۃ اقرائیں۔

(قرآن حکیم میں پڑھنے کے لیے حاشیہ پر سجدہ لکھا ہوتا ہے۔)

جس طرح نماز کا سجدہ کیا جاتا ہے، سجۃ تلاوت بالکل سبۃ تلاوت کا مسنون طریقہ: اسی طرح ہے۔ بعض لوگ قرآن مجید ہی پر سجدہ ادا کرتے ہیں، اس سے سجدہ ادا نہیں ہوتا۔ سجۃ تلاوت کے لیے کھڑا ہو کر سجۃ تلاوت کی نیت دل میں کرے اور زبان سے یہ کہہ لینا بھی بہتر ہے تَوَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ اُرَدُوں کہے تو اس طرح ”سجدہ تلاوت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لیے“۔ پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیْ اَلَا عَلٰی کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے سر اٹھائے اور کھڑا ہو جائے۔ سجۃ تلاوت میں تشہد اور سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے اور سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے سر اٹھائے اور بیٹھ جائے کھڑا نہ ہو تب بھی سجدہ تو ہو جائے گا مگر سجۃ تلاوت کھڑا ہو کر کرنا افضل ہے۔ زبان سے نیت نہ کرے تو دل سے کرے

اذان کا طریقہ

اذان کے معنی دعوت کے یعنی بلانے کے ہیں اصطلاح شرع میں مخصوص طریقہ اور مقررہ الفاظ کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کرنے یعنی فرض نماز کی دعوت دینے کا نام اذان ہے اذان کی فضیلت : احادیث میں اذان کی بڑی فضیلت آئی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ انبیاء و شہداء کے بعد اذان دینے والے جنت میں داخل ہوں گے بعض احادیث میں یہ بھی ہے کہ موزن کا مرتبہ شہیدوں کے برابر ہے اور فرمایا کہ جہاں اذان کی آواز جاتی ہے وہاں تک سب چیزیں قیامت کے دن اذان دینے والے کے ایمان کی گواہی دیں گی۔ اگر کوئی شخص سات برس تک محض ثواب لی نیت سے اذان کہے تو اس کے لیے دوزخ سے نجات اور جنت کی خوشخبری ہے اذان دیتے وقت شیطان پر نہایت خوف اور ہیبت طاری ہوتی ہے جس سے وہ بے حواس ہو کر بھاگتا ہے اور جہاں تک اذان کی آواز جاتی ہے نہیں ٹھہرتا جس مقام پر اذان کہی جائے وہاں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور وہ مقام آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے اذان کہنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ موزن خارج مسجد اونچی جگہ پر قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کی سوراخوں میں کلمہ کی انگلیاں رکھ کر بے آواز بلند کہے پہلے اللہ اکبر چار مرتبہ کہے اس طرح کہ ایک آواز میں دو بار کہئے پھر دوسری آواز میں دو بار کہے پھر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ دو آواز میں اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ دو مرتبہ دو آواز میں پھر رہنے (سیدھے) طرف منھ کر کے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃ دو مرتبہ دو آواز میں پھر بائیں طرف منھ کر کے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ دو آواز میں پھر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر دو مرتبہ ایک آواز میں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ایک مرتبہ ایک آواز میں کہے — فجر کی اذان میں
 حی علی الفلاح کے بعد قبلہ رو ہو کر الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ دو مرتبہ
 دو آواز میں کہہ کر باقی اذان ختم کرے اذان فرض نماز سے کچھ دیر پہلے اور اقامت
 فرض نماز سے متصل۔ اذان بلند آواز سے اقامت پست آواز سے، — نماز کی اقامت
 میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہنا چاہیے اذان سننے
 والے کا حکم: اذان سننے والے پر خواہ مرد ہو یا عورت اذان کا جواب دینا واجب ہے،
 اذان سننے کی حالت میں جواب دینے کے سوا اور کسی کام میں مشغول نہ ہو یہاں تک
 کہ سلام کا جواب بھی نہ دے اگر قرآن مجید پڑھ رہا ہے تو بھی پڑھنا موقوف کر دے البتہ
 پیشاب یا خاندن کی حالت و حیض و نفاس کی حالت میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیے۔

مؤذن کی زبان سے سنیں وہی لفظ آپ آہستہ کہیے لیکن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
 حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 کہے اور الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقَتْ وَبَرَزَتْ
 أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ سُنَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ !

اذان پر سامع (سننے والے) اور مؤذن کو درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھنی
 چاہیے اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنْتَ
 مُحَمَّدٌ الْوَسِيلَةُ وَالْفَضِيلَةُ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي
 وَعَدْتَهُ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْوَعْدَ
 دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا مستحب اور ختم دعا پر منہ پر ہاتھ پھر لینا سنت ہے۔

نماز کے سوا اور جگہ اذان: بچہ پیدا ہونے پر اس کے دانے کان میں اذان اور
 بائیں کان میں اقامت کہنا مستحب ہے اگر کوئی شخص رنج میں مبتلا ہو یا مرض مرگی

میں مبتلا ہو یا جل گیا ہو تو اس کے کان میں اذان دینا مفید ہوگا ہمسافر راستہ بھول گیا ہے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو یا کسی مقام پر حین وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں اور لوگوں کو تکلیف دیتے ہوں تو ان صورتوں میں اذان کہنا فائدہ مند ہے۔

نماز

قرآن مجید میں کئی جگہ نماز کو قائم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز میری آنکھوں کی ٹکھنڈک ہے نماز پڑھیں گے تو ثواب ہوگا نہ پڑھنے سے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہوگی جس کی وجہ سے بہت بڑا گناہ ہوگا ہر بالغ عاقل مرد اور عورت پر نماز فرض ہے نماز کی فرضیت کا منکر کافر رات دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنا فرض ہے۔

پانچ نمازوں کے نام اور اوقات نماز

- ① فجر ② ظہر ③ عصر ④ مغرب ⑤ عشاء
- فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور کنارہ آفتاب سورج کے طلوع [نکلنا] ہونے تک رہتا ہے۔
- ظہر کا وقت زوال آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے اور ہر چیز کا سایہ سایہ اصلی کے سوا دو مثل (برابر) ہونے تک رہتا ہے نماز جمعہ کا بھی یہی وقت ہے۔
- عصر کا وقت سایہ کے دو مثل (برابر) ہو جانے کے بعد شروع ہوتا اور آفتاب کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔
- مغرب کا وقت آفتاب غروب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور شفقِ ابیض

[وہ سفیدی جو سُرخ بعدِ شام کو مغرب کے کنارہ پر رہتی ہے] غائب ہونے تک رہتا ہے تقریباً دیرِ ٹھہ گھنٹہ
عشاء کا وقت شفقِ ابیض کے غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور
صبح صادق تک رہتا ہے۔

اوقاتِ ممنوعہ، یعنی کن اوقات میں نماز نہیں پڑھنا چاہیے

آفتاب نکلنے وقت، ٹھیک دوپہر کے وقت، غروبِ آفتاب کے وقت یعنی آفتاب
ڈوبنے وقت لیکن اسی دن کی نماز عصر آفتاب ڈوبتے وقت بھی کراہتِ تحریمی کے ساتھ
جائز ہے۔ نمازِ جنازہ بھی ان ہی تین وقتوں کے علاوہ جائز ہے۔

فرض

فرض وہ کام ہے جس کے کرنے کا قطعی حکم دیا گیا ہے جیسے نماز، زکوٰۃ وغیرہ بلا عذر شرعی فرض
کے ادا نہ کرنے پر گناہِ کار ہوتا ہے اور عذاب کا مستحق، مگر انکار کرنے والا کا فرض ہو جائے گا۔

واجب

واجب وہ عمل ہے جس کا ثبوت قطعی دلیل سے نہ ہو بلکہ دلیل ظنی سے وہ ثابت ہو،
بلا عذر شرعی اس کے نہ کرنے سے بھی مستحق عذاب ہوگا، مگر انکار کرنے سے کافر نہیں ہوتا۔

سنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ یعنی ارشادِ مبارک یا آپ کے پندے کہے ہوئے عمل پر عمل پیرا ہونا اتباعِ سنت ہے
نفل: فرض واجب سنت سے زائد عمل کو نفل کہتے ہیں۔

سُنّتِ مؤکدہ

سُنّتِ مؤکدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل ہے جس میں تاکید آئی ہے۔
سُنّتِ مؤکدہ چھوڑنے سے عقاب [خفگی] کا مستحق ہوگا نہ کہ عقاب و سزا کا۔

سُنّتِ غیرِ مؤکدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل ہے جس میں تاکید نہیں، سُنّتِ غیرِ مؤکدہ پر عمل
کرنے سے ثواب عمل نہ کیا جائے تو نہ عقاب ہے نہ عتاب۔

پانچوں نمازوں کی رکعتیں

فجر کی چار رکعتیں ہیں، دو سُنّت دو فرض، دو سُنّت فرض نماز سے پہلے پڑھنا ہے یہ دو سُنّت
(سُنّتِ مؤکدہ) ہے۔

ظہر کی بارہ رکعت ہیں، اس کی طرح پڑھنا ہے پہلے چار سُنّت چار فرض پھر دو سُنّت
اس کے بعد دو نفل فرض سے پہلے چار سُنّت فرض کے بعد دو سُنّت پڑھنا ضروری
ہے یہ (سُنّتِ مؤکدہ) ہے۔

جمعہ کی چودہ رکعت ہیں، پہلے چار سُنّت پھر دو رکعت فرض نماز جمعہ باجماعت اس
کے بعد چار سُنّت نماز ظہر کے جو چار فرض تھے جمعہ کے دن سُنّت بن گئے اس کے بعد
دو سُنّت پھر دو نفل فرض نماز سے پہلے چار سُنّت فرض نماز کے بعد چار سُنّت پھر دو
سُنّت پڑھنا ضروری ہے یہ سُنّتِ مؤکدہ ہے۔

عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں۔ چار سُنت، چار فرض۔ چار رکعت سُنت غیر مُؤکدہ ہیں ان کا ثواب عظیم ہے۔

مغرب کی سات رکعتیں ہیں۔ پہلے تین رکعت فرض، پھر دو سُنت مُؤکدہ اور دو رکعت نفل۔ (نفل پڑھیں تو ثواب چھوڑ دیں تو گناہ نہیں۔ سُنت مُؤکدہ ضروری ہے۔)
عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں۔ ترتیب اس طرح ہے : پہلے چار سُنت، پھر چار فرض، پھر دو سُنت، دو نفل، تین واجب الوتر پھر دو نفل۔

عشاء میں سُنت مُؤکدہ صرف دو ہیں۔ تین وتر واجب ہیں جس کے نہ پڑھنے پر گناہ ہمارا ہوگا۔ نماز عشاء چار فرض، دو سُنت مُؤکدہ اور تین رکعت واجب وتر پڑھنے سے، آدا ہو جائے گی۔

نفل نمازوں کے اوقات، تعداد اور طریقہ

○ نماز تحیۃ المسجد : مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھنا مستحب ہے۔

○ نماز تحیۃ الوضو : وضو کے بعد دو رکعت نفل جِسمِ خشک ہونے سے پہلے پڑھنا مستحب ہے۔
○ نماز اشراق : طُلوعِ آفتاب کے بعد دو یا چار رکعت نفل نماز پڑھنا ہے۔

○ نماز چاشت : اس نفل نماز کا وقت دھوپ میں کافی گرمی آنے کے بعد سے زوالِ آفتاب سے پہلے تک ہے، کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں۔

○ نماز آوابین : مغرب کی سُنت کے بعد چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے پڑھیں۔
○ نماز تہجد : تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں، اوسط چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ،

رکعتیں ہیں۔ تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے مگر وتر سے پہلے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائیں۔ آدھی رات کے بعد اُٹھ کر تہجد پڑھ کر وتر پڑھیں بشرطیکہ جاگتے

اطمینان ہو، ورنہ عشاء کے بعد وتر ساتھ ہی پڑھ لیں۔ اس نماز کی بڑی فضیلت ہے، تہجد کے بعد جو دعائی جاتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ جلد قبول فرماتا ہے۔

○ نماز وتر: واجب ہے۔ اس کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہے۔ مغرب کی نماز کی طرح اس کی تین رکعت ہیں۔ لیکن تیسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے بعد دوسرا سورہ پڑھنا واجب ہے۔ مزید فرق یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور ضم سورہ کے بعد دونوں ہاتھ تکبیر کے ساتھ کانوں تک اسی طرح اٹھائے جائیں گے جس طرح پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں۔ ہاتھ اٹھا کر باندھ لیتے ہیں اور پھر دُعاے قنوت پڑھ کر، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائیں گے۔

دُعَاۃ قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ
عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ
وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي
وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی
عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْخَدَّ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ

اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَ فِی
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی
تین مرتبہ پڑھ لیں، پھر رکوع کریں۔ (مگر دعائے قنوت یاد کر لینا ضروری ہے)

نماز تراویح

تراویح کی بیس رکعت ہیں

دو دو رکعتوں سے پڑھنا چاہیے۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جس میں چار رکعت پڑھی جاسکیں یا اُس وقت قرآن پڑھیں یا تسبیح پڑھیں۔ یہ نماز رمضان کا چاند دیکھ کر شروع ہوتی ہے اور شوال کا چاند دیکھ کر چھوڑ دی جاتی ہے۔ یہ نماز سنتِ مؤکدہ ہے، اس کی عجمتِ سنتِ کفایہ ہے، اس کو عشاء کے فرض سے پہلے نہیں پڑھنا چاہیے۔ تراویح کی تسبیح شروع کرنے کا طریقہ عشاء کی سنتوں کے بعد سبّل کر آہستہ ایک آواز میں یہ پڑھیں :

اَلصَّلٰوةُ سُنَّةُ التَّرَاوِيحِ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ الْحَمْدُ
ہر دو رکعت کے بعد کی تسبیح :

فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ وَرَحْمَةٌ، وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ الْحَمْدُ سبّل کر اوسط آواز
سے ایک ساتھ پڑھیں۔

ہر چار رکعت کے بعد کی تسبیح :

سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكَبَرِيَّاءِ ذِي الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ
وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَعْبُودِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَقْصُودِ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَوْجُودِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا
يَمُوتُ وَلَا يَفُوتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ

وَالرُّوحِ اس کے بعد امام صاحب دُعا کرنے کے بعد رکعتوں کی کنتی کے لیے پہلے ترویج میں یہ پڑھیں۔
 اَبَدُ رَحْمَتِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا إِلَهَ
 إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

دوسرے ترویج میں خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، سَيِّدُنَا أَبُو بَكْرٍ
 الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
 تیسرے ترویج میں سیدنا عمر بن الخطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چوتھے میں سیدنا عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ
 تَعَالَى عَنْهُ پانچویں ترویج میں سیدنا علی بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

نمازِ جمعہ

قرآن مجید، احادیث شریف اور اجماع امت سے ثابت ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر، بے عذر ترک کرنے والا فاسق ہے، نمازِ جمعہ واجب ہونیکی چھ شرطیں ہیں [۱] مقیم ہونا [۲] تہذیبیت ہونا [۳] آزاد ہونا [۴] مرد ہونا [۵] چلنے پر قادر ہونا [۶] بنیا ہونا۔

خطبہ کے آداب : خطبہ نمازِ جمعہ کی شرط ہے۔

خطبہ کا کم سے کم تین عاقل و بالغ آدمیوں کے سامنے پڑھنا جو شروع سے آخر تک موجود رہیں، اس سے کم ہوں تو شرط ادا نہ ہوگی۔ خطبہ میں یہ امور فرض ہیں، زوالِ آفتاب کے بعد نماز سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر جو کم از کم سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر ہو، بلا عذر اسی پر اکتفا کرنا خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے، خطبہ عربی میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ جمعہ کے دن بجائے چار رکعت ظہر کے دو رکعت نمازِ جمعہ نرس ہے۔ فرضِ جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پھر فرض کے بعد چار رکعت سنت مؤکدہ اسکے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہے نمازِ جمعہ پڑھنے کا طریقہ جب ظہر کا وقت شروع ہو جائے تو اذان کہی جائے۔ اذان کے بعد سنت مؤکدہ قبل جمعہ پڑھ لیں۔ لوگ بقدر جماعت آجائیں تو امام منبر پر چڑھ کر لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے۔ مؤذن امام کے سامنے کھڑے ہو کر دوسری اذان کہے، پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ شروع کرے۔ خطبہ اول ختم ہو تو امام منبر پر اتنی دیر بیٹھ جائے کہ تین چھوٹی آیتیں پڑھی جاسکیں، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ پڑھ کر منبر سے اتر جائے اور نماز کے لیے محراب میں کھڑا ہو جائے، مؤذن فوری اقامت کہے اور حاضرین صفیں درست کر لیں، امام تکبیر کے ساتھ قرأتِ جہری سے نماز ختم کرے اور مختصر دعا کرے۔ پھر سنت نماز کی تکمیل ہوگی۔ جمعہ زوالِ آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جمعہ کے خطبہ اولیٰ و ثانیہ میں کچھ اور پڑھنا منع ہے مسجد میں مانگنا حرام ہے۔ ایسے سائل کو جو مصلیوں کی گردنیں پھلانگتا ہو دینا مکروہ تحریمی ہے۔

خطبہ جمعہ اول

الْحَمْدُ لِلَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَالْجُودُ
وَالْإِحْسَانُ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَلَا نَظِيرَ لَهُ وَلَا شَانِ ۔ وَاشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدُ الْاَكْثَوَانِ ۔ اَمَّا بَعْدُ ۔ اَوْصِيَكُمْ
عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي اَوَّلًا بِتَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْاَعْلَانِ
اَيُّهَا الْحَضَارُ الْكَرَامُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ
الْمَجِيدِ ۔ اَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۔ قَدْ اَفْلَحَ
الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۔ وَالَّذِينَ هُمْ
عَنِ اللِّغْوِ مُعْرِضُونَ ۔ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۔ وَقَالَ اللَّهُ
تَعَالَى وَاَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔ وَعَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا
اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔ وَاِقَامَ الصَّلَاةَ
وَ اِيْتَاءَ الزَّكَاةَ وَصَوْمَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ ۔ وَقَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بِالنِّيَّاتِ ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۔ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ بَارَكَ اللَّهُ لَنَا
وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ۔ وَنَفَعْنَا وَايَاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ
الْحَكِيمِ ۔ اِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مُلْكٌ بَرُّ رَوْفٌ رَحِيمٌ ۝

خُطْبَةُ ثَانِي

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِرْغَامًا لِمَنْ جَحَدَ بِهِ وَكَفَرَ وَ أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدُ الْخَلَائِقِ وَالْبَشَرِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ مَصَائِحِ الْغُرَى عِبَادَ اللَّهِ اتَّقُوا اللَّهَ تَعَالَى مِنْ سَمَاعِ اللَّغْوِ وَفُضُولِ الْخَبَرِ وَانْتَهَاوْا عَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ وَزَجَرَ وَعَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ أَدْرَكُكُمْ بِأَمْرِ بَدَأَ فِيهِ بِنَفْسِهِ وَشَيْءٍ بِمَلَأَيْكَتِهِ الْمُسِيحَةِ لِقُدْسِهِ وَثَلَّثَ بِكُمْ آيَهَا الْمُؤْمِنُونَ مِنْ بَرِيَّةٍ جَنَّتِهِ وَانْفُسِهِ فَقَالَ تَعَالَى مُخْبِرًا وَآمِرًا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْحَرَمَيْنِ وَصَاحِبِ الْهَجْرَتَيْنِ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَيَا أَيُّهَا الرَّاكِبُونَ مِنْهُ شَفَاعَةً صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فَيَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ إِلَى رُؤْيَا جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا خُصُوصًا مِنْهُمْ عَلَى ذِي الْأَمْلِ الْعَرِيقِ، أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى الزَّاهِدِ الْأَوَّابِ النَّاطِقِ بِالْحَقِّ

وَالصَّوَابِ. أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَنَا ابْنِي حَفْصِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ.
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى جَامِعِ الْقُرْآنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَنَا عُثْمَانَ
 بْنَ عَفَّانَ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى آسَدِ اللَّهِ الْغَالِبِ. أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 سَيِّدَنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَى وَلَدَيْهِ السَّيِّدَيْنِ
 ابْنِي مُحَمَّدَيْنِ الْحَسَنِ وَابْنِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 وَعَلَى أُمِّهِمَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَلَى عَمِّهِ
 الْمُعْظَمِينَ عِنْدَ اللَّهِ وَالنَّاسِ الْبُطْهَرَيْنِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَرْجَاسِ.
 ابْنِي عُمَارَةَ الْحَمَزَةَ وَابْنِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى
 تَمَامِ الْعَشْرِ الْمُبَشِّرَةِ صَلَوةً وَسَلَامًا دَائِمِينَ مُتَلَاذِمِينَ إِلَى يَوْمِ
 الدِّينِ. اللَّهُمَّ اعْزِزْ جَيْعَ أُمَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ. وَاعْلَى وَأَنْصُرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ
 وَالْإِيمَانَ. بِجَاهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. وَاجْعَلْ
 اللَّهُمَّ أَمْنَهُ مُطَهِّرَةً بَلَدَنَا هَذِهِ وَسَائِرَ بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ.
 وَارْتَبِ اللَّهُمَّ السِّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ عَلَيْنَا وَعَلَى عَبْدِكَ
 الْحُجَّاجِ وَالْغَزَاةِ وَالْمُسَافِرِينَ فِي بَرِّكَ وَبَحْرِكَ — مِنْ
 أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعِينَ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
 حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَاعْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ. الْحَمْدُ
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ
 بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ
 وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. وَادَّكُرُوا اللَّهَ

يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى ، اَعْلَى وَاوَّلَى
وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ

نمازِ عیدین

عیدین (عید الفطر، عید الاضحیٰ) کی نماز دو رکعت واجب، زائد چھ تکبیرات کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ عید کی نماز کی ترکیب یہ ہے کہ امام اور مقتدی بغیر اذان و اقامت کے دو رکعت نماز واجب ادا کریں۔ نیت اس طرح کرنا ہوگا: ”دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی پڑھتا ہوں اللہ کے واسطے، چھ زائد تکبیرات کے ساتھ، قبلہ رخ ہو کر امام کی متابعت میں“۔ تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کے ساتھ رکعت باندھ لے اور شمار پڑھے، پھر تین بار تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے، چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کے بعد ہاتھ باندھ لے پھر تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ، ضم سورہ، رکوع سجود کئے، دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے باقی تین تکبیرات ادا کرے اور ہر تکبیر پر ہاتھ چھوڑتا جائے، چوتھی تکبیر پر رکوع کرتے ہوئے نماز مکمل کرے۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھیں گے۔ خطبہ سننا ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔

○ نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا مسنون ہے۔

○ عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد قربانی ادا کی جائے گی۔

○ ہر دو عیدین کے موقع پر رشتہ دار، عزیز و اقارب، دوست احباب، اڑوس پڑوس، غریب و مساکین، یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور بیماروں کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنا، خدا و رسول کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اور یہ حکم ہے۔ اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ ضرور دیں گے، دین میں بھی دنیا میں بھی!۔



کے متفرق مسائل

عیدِ خوشی کو کہتے ہیں۔ عید الفطر، یکم شوال کو ماہِ رمضان کے ختم پر ہوتی ہے۔ چونکہ پوری دنیا کے ’’ماہِ رمضان المبارک کا چاند دیکھ رمضان کے روزے رکھتے ہیں‘‘ ۲۹ یا ۳۰ روزے جو فرض ہیں اور دینِ اسلام کا تیسرا رکن ہیں، اس پورے مہینے میں نمازوں کی پابندی کے ساتھ، اپنے پورے جسم اور روح کو اللہ کی خوشنودی کی خاطر ہر قسم کی برائیوں سے بچاتے ہیں، اپنے نفس اور خواہشوں کے خلاف صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شاکر و صابر بندوں کے لیے یکم شوال کو عید کا دن خوشیوں کا دن، انعام فرمایا۔ ایسے تمام روزہ داروں کو جو ماہِ رمضان کے روزے رکھتے ہیں، دینِ دنیا میں اپنی نعمتوں سے سرفراز کرنے کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ عیدین کے موقع پر مسلمان دو رکعت نماز واجب ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

نمازِ عیدین کے لیے اذان و اقامت نہیں ہے۔ بلا وجہ عیدین کی نماز چھوڑنا گمراہی اور بدعت ہے۔ چھوٹے گاؤں میں جہاں نمازِ جمعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے، نمازِ عیدین پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یعنی یہ نمازیں نفل ہوں گی اور نفل نماز باجماعت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر جمعہ کے روز عید واقع ہو تو جمعہ اور عید کی نماز دونوں پڑھنا چاہیے۔

عیدین کے روز جلدی جاگنا، بال، ناخن وغیرہ نہ بنائے ہوں تو بنالینا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا سنت ہے۔ قربانی کرنے والے قربانی کرنے کے بعد بال، ناخن وغیرہ ترشوائیں۔

ایامِ تشریق، ان دنوں کو کہتے ہیں جو نویں ذوالحجہ کی فجر سے ۱۳ ذوالحجہ کی عصر تک ہوتے ہیں اور

ان ایام میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے۔ تکبیر تشریق — ہر فرض نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ جمعہ کی نماز کے بعد بلند آواز سے پڑھنا چاہیے۔ ایک بار پڑھنا واجب اور تین بار پڑھنا افضل ہے۔

عید الفطر کے روز، عید گاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز کھانا، جیسے کھجور اور شیر خرمہ افضل ہے۔ عید الفطر کی نماز سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔ پہلے اپنے خاندان کے غریب اور مستحق افراد، پھر عزیز و اقارب اور غریب و نادار پڑوسیوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنا چاہیے۔ عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے اور اگر کھالیا تو کوئی کراہت نہیں ہے۔ مستحب یہ ہے کہ پہلے قربانی ادا کی جائے اور سب سے پہلے قربانی کا گوشت ہی کھایا جائے۔

صاحب استطاعت افراد کے لیے قربانی کرنا واجب ہے اور اسی طرح جمع شدہ دولت پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔ (زکوٰۃ کے مسائل — آگے صفحات میں درج کیے گئے ہیں) نماز عید الفطر کے وقت عید گاہ جاتے ہوئے آہستہ دینی زبان سے تکبیر کہتے ہوئے جانا چاہیے اور عید الاضحیٰ کی نماز کو جاتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہنا چاہیے۔ عید گاہ پر پہنچنے پر تکبیر بند کر دینا چاہیے۔ تکبیر تشریق یہ ہے :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

میت کے مسائل

قریب الموت یعنی جب کوئی مسلمان مرنے لگے تو سنت ہے کہ چیت لٹا کر اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں اگر قبیلہ رو کرنے میں تکلیف ہو تو اسی حالت میں چھوڑ دیں اس کے سامنے آوا سے کلمہ پڑھیں تاکہ وہ بھی کہے یہ نہ کہیں کہ تو بھی پڑھ اگر وہ پڑھ لے تو اس کے بعد اس کے سامنے دنیا کی باتیں نہ کہیں خاموش رہیں کلمہ پر خاتمہ ہونے کے لیے کافی ہے قریب الموت کے پاس سورہ یسین کا پڑھنا مستحب ہے روح نکل جائے تو دونوں ہاتھوں کو بازو لاکر باندھیں اور پاؤں کو انگوٹھوں سے لاکر باندھ دیں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی وِلَیّٰہِ رَسُوْلِہِ اللّٰهِ پڑھتے ہوئے آہستگی سے آنکھ بند کر دیں۔ میت کے نزدیک خوشبو جلانیں غسل کی حاجت والے میت کے پاس سے ہٹ جائیں میت کے نزدیک غسل سے پہلے قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے ۔

غسل میت اور کفن پہنائے کا طریقہ

(آداب میت اور نماز جنازہ)

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے مستحب ہے کہ میت کے عزیز و اقارب غسل دیں اگر نہ جانتے ہوں تو کوئی پرہیزگار آدمی غسل دے غسل کی جگہ غسل دینے والوں کے سوا کوئی نہ رہے غسل کے لیے پانی گرم استعمال کریں۔ پانی میں بیر کے پتے ڈالیں گرم نہ ہو تو ٹھنڈا بھی استعمال کر سکتے ہیں جس تختے پر غسل دینا ہے اس کو خوشبودار چیز عود، لوبان وغیرہ سے دھواں دیں۔ طریقہ غسل یہ ہے کہ میت کو تختہ پر لٹا دیں اس کے پاؤں جنوب یا قبلہ کی طرف ہوں یا جیسی سہولت

ہو پھر جسم سے تمام کپڑے اتار لیں لیکن ناف سے گھٹنوں تک ایک کپڑا ڈالیں اور غسل دینے والا اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر شرم گاہ دھو دے اور طہارت کرا دے اگر کہیں بدن پر نجاست ہو تو دھو دے اس کے بعد وضو کرائیں لیکن وضو میں ٹکلی کرانے ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت

نہیں بلکہ اس کے بدلے روئی یا کپڑا تہہ کے منہ اور ناک صاف کریں، میت کے منہ ناک کان میں روئی لگا دیں تاکہ غسل کا پانی اندر نہ جائے سر کے بال ڈارھی میں صابن لگا کر دھو دیں۔ پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر پانی ڈالیں تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ تختہ کے نیچے تک پانی بہہ جائے پھر دائیں کروٹ لٹا کر تین مرتبہ اسی طرح پانی ڈالیں پھر میت کی کمر کی طرف غسل دینے والا سہارا دے کر کسی قدر بٹھانے کے قریب کر دے اور آہستہ آہستہ اس کا پیٹ اوپر سے نیچے کی طرف مل دے اگر کچھ رطوبت و نجاست نکلے تو صرف اسی کو صاف کر کے دھو ڈالیں اس سے وضو و غسل میں کچھ فرق نہیں آتا اس کے بعد پھر دائیں کروٹ لٹائیں دھنے بازو سے کا فور ملا ہوا پانی تین دفعہ بہا دیں اور تختہ سے اٹھا کر کفن پر لیجا رکھیں۔ منہ ناک کان سے روئی نکال دیں عطر ہو تو سورا ڈارھی میں لگائیں سجدے کے اعضا پر پانی ناک ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں پر کا فور مل دیں عورت کو مرد کا یا مرد کو عورت کا غسل دینا جائز نہیں میت کو غسل دیا ہوا پانی نجس ہے غسل کے بعد کفن پہنانا کفن: مرد کے کفن میں تین کپڑے ① چادر ② تہبند ③ کفن

عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ① چادر ② تہبند ③ کفن ④ سینہ بند ⑤ اور ڈھنی چادر اتنی لمبی ہو کہ سر سے پیر تک کافی ہو اور اوپر نیچے جاسکے۔ تہ بند بھی گویا چادر ہی ہے چادر سے کسی قدر چھوٹی کفن ایک قسم کا کرتا ہے جو گردن سے پیر تک ہوتا ہے اس میں آستین وکلی نہیں سینہ بند کی لمبائی سینہ سے لے کر انگوٹھ تک اور ڈھنی تین ہاتھ لمبی اور دو باشت چوڑی اگر دن لے تو مرد کو دو عورت کو تین بھی کافی ہے اگر اس قدر نہ بھی لے

تو کم سے کم اتنا کپڑا ضروری ہے جو جسم کو چھپا سکے کفن سفید کپڑے کا سب سے افضل ہے۔
مرد کو کفن پہنانا: اس طرح کہ کسی تخت یا بورے پر بچھا دیں۔ سنی نصف بچھا دیں، باقی تہ کر کے میت کے سر کی طرف رکھیں میت کو غسل کے تخت سے لاکر اس پر لیٹائیں کفنی پہنائیں میت کا سر کفنی کے گریبوں سے نکال کر سر کی طرف رکھی ہوئی آدھی کفنی کو میت پر پھیلا دیں پھر تہہ بند لیٹیں اس طرح کہ تہہ بند کی تہ بائیں جانب رکھیں پھر دائیں جانب پھر چادر اس طرح لپیٹیں کہ دایاں جانب بائیں کے اوپر رہے۔

عورت کو کفن پہنانا

اس طرح کہ کفن کی چادر کسی بورے پر بچھا دیں اس پر سینہ بند اور اس پر تہہ بند بچھائیں اور اس پر کفنی بچھا دیں اس پر عورت کو لیٹا دیں اور کفنی پہنائیں سر کے بالوں کو دو حصے کر کے سینہ پر کفنی کے اوپر دائیں بائیں رکھ دیں اور اوڑھتی کھلی ہوئی سر اور بالوں پر اڑھادیں بالوں کے دلو حصے اوڑھتی کے دونوں کناروں کے نیچے چھپ جائیں اس کے بعد تہہ بند لپیٹیں پھر سینہ بند کے سینے کے اوپر سے نکال کر دونوں ٹہک پھر چادر لپیٹ دیں اس طرح کہ دایاں جانب بائیں کے اوپر رہے کپڑے کی دھجیوں سے دونوں کنارے اور درمیان کمر سے باندھ دیں تاکہ کفن کھل نہ جائے جنازے کے اوپر جو چادر اڑھاتے ہیں وہ کفن میں داخل و ضروری نہیں اس کے بعد میت کو نماز پڑھانے لے جائیں۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ = فرض کفایہ ہے نماز جنازہ کے دو رکن ہیں ① چار تکبیریں یعنی چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا ② قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا نماز جنازہ میں سُنستیں تین ہیں:
 ① حمد و ثنا پڑھنا ② درود شریف پڑھنا ③ دُعا کرنا۔

نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام سینہ کے مقابل کھڑا ہو جائے پھر امام اور تمام مقتدی نماز جنازہ کی نیت کر کے دونوں ہاتھوں کو مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھ کر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو نماز کی طرح ناف کے نیچے باندھ لیں اور سنا پڑھیں۔

نیت : نماز جنازہ پڑھتا ہوں تابع امام کے چار تکبیرات کے ساتھ جو میت کے لیے دعائے
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى
جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ — پھر دوسری دفعہ

اللہ اکبر کہیں اس دفعہ ہاتھ نہ اٹھائیں اور نہ ہی سر سے اشارہ کریں پھر رد و شرفی جو نماز پڑھتے ہیں۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

پھر تیسری دفعہ اللہ اکبر کہیں اور اس بار بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور یہ دعا پڑھیں۔ (دعا بالغ میت کے لیے)
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا
وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَأُنْشَانَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا
فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ
عَلَى الْإِيمَانِ۔

بالغ لڑکے یا مجنوں کے لیے یہ دعا پڑھیں :

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا آجَرًا وَذَنْرًا
وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا مُشَفَّعًا

نابالغ لڑکی یا مجنوں کے لیے یہ دُعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرْطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَبْرًا وَّذَخْرًا
وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۝

پھر چوتھی مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہیں اس دفعہ ہاتھ نہ اٹھائیں اور بغیر کسی دُعا کے دائیں بائیں سلام پھیر دیں جس طرح اور نمازوں میں پھیرتے ہیں۔ اب نماز جنازہ ہو چکی۔ اکثر لوگ ناواقفیت کی وجہ سے نماز جنازہ کو مشکل سمجھتے ہوئے ہیں۔

اگر کوئی جاننے والا نہ ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ جنازے کو سامنے رکھ کر با وضو کھڑے ہو جائیں اور چار دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ دیں، نماز جنازہ ہو جائے گی اور پھر میت کو دفن کر دیں۔ قبر کی لانبائی میت کے برابر ہونی چاہیے اور چوڑائی تقریباً تین فٹ، یعنی ہر میت کی لانبائی کے نصف برابر۔ میت قبلہ کی طرف سے اُتاریں، اس طرح کہ سر شمال کی طرف اور پیر جنوب کی طرف۔ میت کو اُتارنے والے میت کو اٹھا کر بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہتے ہوئے قبر میں رکھ دیں۔ داہنی طرف قبلہ رخ کریں، پھر کفن کی بندھی ہوئی ڈوریاں کھول دیں۔ عورت ہو کہ مرد دونوں کا طریقہ یکساں ہے۔ لیکن عورت کو قبر پر پردہ کرنا چاہیے اور عورت کو اس کے محرم باپ، بیٹا، بھائی، اگر نہ ہوں تو نزدیک کے قرابت دار یا پھر کوئی بھی نہ ہوں تو جو موجود ہوں قبر میں اُتارنے کے بعد جس قدر بڑی قبر سے نکلی تھی اُس سے قبر کو ڈھانک دیں اور سر ہانے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ مٹی ڈالیں، پہلی مرتبہ کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نَعِيْدُكُمْ تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نَخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی پڑھیں۔ پھر باقی مٹی پھاڑے وغیرہ سے بھر دیں اور قبر پر پانی چھڑک دیں۔ دفن کے بعد اَلَمْ سے مُفْلِحُوْنَ تک سر ہانے کھڑے ہو کر پڑھیں اور اَمِّنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک بائیں کھڑے ہو کر پڑھیں اور میت کی رُوح کو اس کا ثواب بخش دیں اور واپس ہو جائیں قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔ جب قبرستان پہنچیں تو یہ پڑھیں: اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

يَكُم لَا حَقُّونَ سَأَلَ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ . مرد کی قبر سہانے سے اور عورت کی قبر پائنتی سے بند کریں۔

نمازِ سفر

سفر پر جاتے وقت دو رکعت نماز نفل پڑھ کر سفر کے لیے نکلیں، واپسی کے بعد بھی دو رکعت ادا کیجئے۔ مستحب طریقہ یہ ہے کہ سفر کے لیے نکلے تو مسجد میں دو رکعت ادا کرے اور واپسی میں بھی مسجد میں نماز ادا کرے اور کچھ دیر مسجد میں ٹھہرے۔

مسافر کی نماز

جو شخص اپنے وطن اصلی یا وطن اقامت {قیام کی جگہ} سے تین دن کی مسافت کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے وہ مسافر کی تعریف میں آتا ہے۔ ۴۸ میل یا تین دن کی مسافت کا فاصلہ اگر ہو تو چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرے، یعنی چار رکعت کی بجائے دو رکعت فرض پڑھ لینا واجب ہے۔ مغرب اور فجر میں قصر نہیں ہے، صرف ظہر، عصر، عشاء میں قصر کرنا ہوگا، قصر نہ کرنے والا گنہگار ہوگا۔ مسافر کو اپنے شہر میں داخل ہونے تک قصر کرنا چاہیے۔

مسافر جب کسی آبادی میں پندرہ دن یا زیادہ قیام کرنے کی نیت کر لے گا تو وہ مسافر نہیں رہے گا بلکہ اُسے پوری نماز پڑھنا ہوگا۔ اگر امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو پوری نماز پڑھے اگر امام اور مقتدی دونوں مسافر ہوں تو نماز قصر پڑھی جائے گی۔ اگر امام مسافر اور مقتدی مقیم ہے تو امام دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے اور مقتدی اپنی دو رکعت نماز بغیر امام اور جماعت کے پوری کرے اور قرأت نہ کرے بلکہ خاموش کھڑا رہے۔

جب کوئی مہم درپیش ہو یا کوئی ایسا کام جس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پہلی

نمازِ استخارہ

رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَد۔ نماز کے بعد اللہ کی تعریف اور درود شریف پڑھ کر دُعائے استخارہ پڑھے، انشاء اللہ حالتِ خواب میں رہبری ہوگی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَغْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ
وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ
اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ
اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ صَرِّفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ
حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضَ بِہٖ ۝

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْحِ

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْحِ (یہ نماز نفل ہے) اس کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی اس نماز کو پڑھے گا اس کے صغیرہ، کبیرہ، دانستہ و غیر دانستہ، ظاہری اور باطنی گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ایسی خیر و برکت والی نماز کو دن میں ایک مرتبہ یا جمعہ میں ایک مرتبہ یا سال میں ایک مرتبہ یا کم از کم عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ صَلٰوۃُ التَّسْبِیْحِ کی چار رکعت نماز نفل دو قاعدے ایک سلام کے ساتھ پڑھنی ہیں۔ صَلٰوۃُ التَّسْبِیْحِ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الْهٰکُمُ التَّکٰثُرُ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ وَالْعَصَّ، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور چوتھی رکعت میں سورہ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحد پڑھیں۔ بعض کتابوں میں ان سورتوں کو پڑھنے کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے۔ وگرنہ سورہ فاتحہ کے بعد ترتیب کا خیال رکھتے ہوئے ہر رکعت میں کوئی ایک ایک سورہ پڑھ لیں۔

ثَنَاء پڑھ کر اَعُوذ و تسمیہ کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھ کر کوئی سورۃ پڑھیں۔ رکوع میں جانے سے پہلے دس مرتبہ، رکوع کی تسبیح کے بعد دس مرتبہ، رکوع کے بعد قیام میں دس مرتبہ، پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ، جلے میں دس مرتبہ، پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ، اسی طرح چار رکعتیں پوری کریں۔ ہر رکعت میں یہ تسبیح پچھتر مرتبہ پڑھی جائے گی اور پوری چار رکعتوں میں تسبیح کی کل تعداد تین سو مرتبہ ہوگی۔

نمازِ حاجت

یہ نماز، عشاء کے بعد پڑھیں تو مناسب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار، دوسری رکعت میں سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ایک بار اگر دو رکعت پڑھیں — ورنہ چار رکعت پڑھیں تو تیسری رکعت میں سورۃ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، چوتھی رکعت میں سورۃ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (دو یا چار رکعتیں پڑھ سکتے ہیں) بعد ختم نماز حمد اور یہ دُعا پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيَّةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

نمازِ چاند گھن: چاند گھن کے وقت دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ بغیر جماعت کے گھروں میں بھی یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

نمازِ کُسوَف

سُورج گہن کے وقت دو یا چار رکعت یا اس سے بھی زیادہ پڑھ سکتے ہیں، یہ سنتِ نماز ہے بغیر اذان و اقامت و خطبے کے، جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاتی ہے، ممنوعہ اوقات میں نماز کے بجائے دُعا کر لیں۔ اس میں سورہ بقرہ کی بقدر قرأت پڑھنی مُستحب ہے۔

نمازِ اسْتِسْقَاء

بارش کے لیے دو رکعت اذان و اقامت کے بغیر پڑھیں، بعض ائمہ کے نزدیک جماعت کے ساتھ خطبے کے ساتھ بلند آواز قراءت سے پڑھنا ثابت ہے، اس نماز میں غیر مسلم نہ رہیں، بوڑھے بچے عورتیں مولیٰ مویں موجود رہیں۔ سب اپنے گناہوں کی توبہ کریں، دُعا کرتے وقت متلی زمین پر رکھیں پشت اوپر کریں، استغفار اور دعائیں کریں انشاء اللہ بارش ضرور ہوگی۔

نمازِ مَرِیض

بعض اوقات مرض میں اپنے آپ کو نماز سے مستثنیٰ سمجھ جاتے ہیں، نماز کسی بیماری کی وجہ معاف نہیں۔ دین میں اللہ تعالیٰ نے آسانی ہے، کبھی کو پیشاب کے قطرے ہمیشہ ٹپکنے کی شکایت ہے تو وہ نماز کے وقت تک وہ نماز پڑھ سکتا ہے، ہر نماز کے وقت وضو کر لے، کسی کے جسم سے خون بہتا ہے تو بھی متذکرہ بالا عمل کرے، بہت ہی بیمار ہے کھڑے رہنے کی طاقت نہیں ہے بیٹھ کر پڑھے بیٹھ کر بھی پڑھ نہ سکے تو لیٹ کر پڑھے، اکی بھی طاققت نہ ہو تو اشاروں سے پڑھے، وضو کرنے میں عذر ہے تو تیمم کر لے۔

نماز خوف

امام اعظم و امام محمد کے قول کے مطابق نماز خوف حضور کے بعد بھی جائز ہے۔ امام ابو یوسف اس کے خلاف ہیں۔ جائز ہونے کی شرط یہ لگائی گئی ہے کہ دشمن کا قریب ہونا یقینی ہو، خواہ دشمن انسان ہو یا درندہ جانور ہو یا اژدہا وغیرہ، دشمن اتنا قریب ہو کہ سب دیکھتے ہو بھی جماعت میں مشغول رہیں تو دشمن ایک ساتھ حملہ کر دے گا، یہ نماز دشمن کے قریب ہونے کے گمان پر پڑھ لی جائے، بعد میں یہ گمان غلط نکلا تو امام کی نماز ہو جائے گی، مقتدیوں کو چاہیے کہ اپنی نماز کو دہرائیں، کیونکہ یہ نماز کے اندر چلے پھرے ہیں۔

نماز خوف کا طریقہ

دشمن قریب ہے، بالکل سامنے ہے تو امام کو چاہیے کہ جماعت کے دو حصے کرے کہ ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو، دوسرا حصہ امام کے پیچھے پھر نماز شروع کرے، جب امام ایک حصے کے ساتھ نماز پڑھ چکے اور پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو یہ حصہ دشمن کے مقابلہ کے لیے چلے جائے، دوسرا حصہ جو دشمن کے مقابلہ میں ہے وہ آئے پھر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر تشہد پڑھے، امام سلام پھیرے، لیکن مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں، پھر پہلا حصہ آئے اور ایک رکعت بغیر قراءت ادا کر کے تشہد کے بعد سلام پھیرے اور دشمن کے مقابل چلا جائے پھر دوسرا حصہ آئے اور بقیہ رکعت قراءت کے ساتھ ادا کر کے تشہد کے بعد سلام پھیرے۔ یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے، جیسے فجر، جمعہ، عیدین وغیرہ۔ سفر کی وجہ چار رکعت والی نماز ہو تو امام ہر حصہ کو دو دو رکعت پڑھائے۔ مغرب میں پہلے حصہ کو دو رکعت، بعد میں ایک رکعت پڑھائے۔

جماعت کی تعریف

جماعت نام ہے کم سے کم دو آدمیوں کے بل کر نماز پڑھنے کا کہ ایک ان میں امام اور دوسرا مقتدی ہو۔ پانچوں وقت نمازوں میں امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہونے سے جماعت ہو جاتی ہے۔ اگر مقتدی ایک ہو تو امام کے برابر دہنی جانب کھڑا ہونا چاہیے۔ ایک سے زائد ہوں تو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوں۔ اگر مقتدی ایک ہو اور امام کے بازو کھڑا ہو، پھر دوسرا شخص آجائے تو پہلے مقتدی کو چاہیے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ امام کے پیچھے صف قائم ہو جائے۔ اگر از خود پہلا مقتدی نہ ہو تو آیا ہو اس کو رکعت باندھ کر اشارہ کرے اور اگر نماز میں شامل ہوئے بغیر اشارہ کرے تو فوری یہ نہ ہو بلکہ تین تسبیح مقدار ٹھیک کر اپنے اختیار سے پیچھے ہٹے اور جو شخص شریک جماعت شروع سے نہ ہو، کچھ رکعتیں پڑھی جانے کے بعد شریک ہوا ہو تو اُسے چاہیے کہ جب امام سلام پھیر دے تو بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو کر چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرے، مثلاً ظہر کی نماز میں امام کے ساتھ چوتھی رکعت میں شریک ہو جائے کہ جب امام رکعت ختم کر کے قعدہ میں پہنچے تو یہ صرف التحیات پڑھ کر بیٹھا رہے اور جب امام سلام پھیرے تو یہ کھڑا ہو جائے اور فوت شدہ تین رکعتیں اس طرح ادا کرے: پہلی رکعت میں ثنائے تعویذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ و دوسری سورۃ پڑھ کر رکوع و سجود کرے اور قعدہ کرے اس لیے کہ یہ رکعت اس لی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے لیکن قراءت کے حساب سے پہلی۔ قعدہ کے بعد کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت ادا کرے، اس میں صرف تسمیہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھے لیکن اس کے بعد قعدہ نہ کرے، کیونکہ یہ رکعت لی ہوئی رکعت کے حساب سے تیسری ہوئی، پھر آخری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، تسمیہ و سورۃ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے اور بقیہ نماز ختم کر کے سلام پھیر دے۔ تنہا نماز سے جماعت کی نماز میں ستائیس درجے زیادہ ثواب ہے۔ گھر کی

نماز سے محلے کی مسجد میں پچیس نمازوں کا ثواب زیادہ ہے۔ اسی طرح جامع مسجد میں پانچ سو او بیت المقدس میں پانچ ہزار، مسجد نبوی (مدینہ منورہ) میں پچاس ہزار اور مسجد حرام (مکہ معظمہ) میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے۔

جماعت میں ملنے کا طریقہ

کوئی اگر حالت رکوع میں جماعت میں شامل ہو اور امام حالت رکوع میں ہو تو اس وقت سے مقتدی کی رکعتوں کو گنت جائے گا۔ اگر امام رکوع سے اٹھ جائے اس کے بعد مقتدی نماز میں رہے تو رکوع چھوٹ جانے کی وجہ سے اس رکعت کا حساب نہیں ہوگا بلکہ سجود کے بعد امام کھڑے ہو جائے تو مقتدی کی رکعتیں وہاں سے شروع ہوں گی۔

چار رکعت والی فرض نماز میں پہلے کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اس کے بعد کوئی سورت پڑھنا ہوگا۔ بعد کی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا ہوگا۔ مغرب کی تین رکعت والی نماز میں پہلے کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنا ہوگا، آخری رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی۔

اگر امام چار رکعت والی نماز پڑھا رہا ہو اور مقتدی کو آخری رکعت ملی ہو تو چھٹی ہوئی رکعتیں اس طرح مکمل کرے گا۔ امام کے سیدھے جانب سلام پھیرتے ہی مقتدی کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ پھر کوئی سورت پڑھ کر التحیات کے لیے بیٹھ جائے اور التحیات کے بعد پھر سے کھڑے ہو کر تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اس کے بعد کوئی سورت پڑھ لے، چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ۔ اگر امام چار رکعت والی نماز پڑھا اور مقتدی کو صرف دو رکعتیں ملیں تو امام کے سیدھے جانب سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کھڑے ہو کر تیسری اور چوتھی رکعت مکمل کرے، اس طرح

سے کہ رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورت، چوتھی رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورت پڑھ لے، اگر امام چار رکعت والی نماز پڑھا رہا ہو اور مقتدی کو تین رکعتیں ملی ہوں تو امام کے سیدھے جانب سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھ لے، اس کے بعد التحيات، درود ابراہیمی و دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے، اس طرح کہ چوتھی رکعت مکمل ہو جائے۔

اگر امام مغرب کی نماز پڑھا رہا ہو، اور مقتدی کو صرف ایک ہی رکعت آخری ملی ہو تو دونوں رکعتوں کو مقتدی اس طرح مکمل کرے گا کہ امام کے سیدھے جانب سلام پھیرتے ہی مقتدی کھڑے ہو جائے، دوسری رکعت کے لیے قرأت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورت پڑھ لے، پھر التحيات کے لیے بیٹھ جائے، مقتدی کی دوسری رکعت ہو جائے گی، پھر تیسری رکعت میں التحيات کے بعد کھڑے ہو کر قراءت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ لے، اس طرح التحيات، درود ابراہیمی، دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز مکمل ہو جائے گی۔

فجر، مغرب، عشاء کی فرض نمازوں میں پہلے دونوں رکعتوں میں جہر کے ساتھ قراءت پڑھے، بعد کی رکعتوں میں سب سے قراءت۔

ظہر، عصر کی فرض نمازوں میں پہلے کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنا ہوگا، آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ۔ ظہر اور عصر میں قراءت سب سے ہوگی۔ چار رکعت والی سنت نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنا ہوگا۔

جماعت ثانیہ

دوسری جماعت مسجد کے سوا تمام مقامات پر ہو سکتی ہے، کوئی پابندی نہیں، البتہ محلہ کی مسجد میں جہاں امام مؤذن مقرر ہے جائز نہیں، اور یہاں بھی اگر پہلے امام کی جگہ سے ہٹ کر نماز پڑھائی جائے، دوبارہ اذان نہ دی جائے بلکہ صرف اقامت کہی جائے تو جائز ہے۔ راستہ کی مسجد بھی مستثنیٰ ہے۔

نماز فرض ہونے کی شرائط

- مسلمان ہونا ○ بالغ ہونا ○ عاقل ہونا ○ وقت کا ہونا
- عورتوں کا حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

نماز کے بیرونی فرائض

- طہارتِ جسم ○ طہارتِ کپڑا ○ طہارتِ مقام ○ سترِ عورت
- قبلہ کی طرف منہ کرنا ○ نیت کرنا

نماز کے اندرونی فرائض

- تکبیر تحریمہ۔ نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا ○ قیام یعنی کھڑے ہونا ○ قرأت (قرآن پڑھنا) ○ رکوع ○ سجدہ ○ قاعدہِ اخیرہ ○ نماز کو اپنے اختیاری فعل سے ختم کرنا۔

۱: قراءت فاتحہ ۲: فہم سورہ، یعنی فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا ۳: تعینِ قراءت، پہلی دو رکعت میں ترتیب قائم

نماز کے واجبات

- رکھنا ۳: تعدیل ارکان (ایک تسبیح بقدر ٹھہرا) ۵: قعدہ اولیٰ (پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا)
 ۶: تشہد یعنی التحیات پڑھنا ۷: قراءتِ جہری (آواز سے) ۸: قراءتِ سہری (آہستہ)
 ۹: لفظِ سلام در آخر نماز ۱۰: قنوت وتر ۱۱: تکبیراتِ عیدین۔

نماز کی سنتیں

- (۱) دونوں ہاتھوں کا تکبیر تحریمہ کے لیے کانوں کی لوتک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کا ناف کے نیچے باندھ لینا (مرد کے لیے، اور عورت کے لیے سینہ پر ہاتھ باندھ لینا مسنون ہے۔)
 (۳) ثناء پہلی رکعت میں پڑھنا (۴) تعوذ پہلی رکعت میں پڑھنا (۵) تسمیہ ہر رکعت میں قبل سورہ فاتحہ پڑھنا (۶) ختم سورہ فاتحہ پر آمین کہنا (۷) ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین کا آہستہ پڑھنا (۸) تکبیراتِ انتقالات، یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کے لیے اللہ اکبر کہنا (۹) تسبیح رکوع تین، پانچ، سات بار پڑھنا (۱۰) رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کُشادہ انگلیوں سے پکڑنا (۱۱) تسبیح و تحمید کہنا، امام ہو تو صرف تسبیح کہے (۱۲) تسبیح سجود (۱۳) جلسہ اور قعود میں بائیں پاؤں پر دو سجدوں کے درمیان اُسے پچھا کر اُس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤں کھڑا رکھنا (۱۴) قاعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا (۱۵) درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنا (۱۶) سلام کہنا، بالفاظ السلام علیکم ورحمۃ اللہ (۱۷) سلام کے وقت دائیں بائیں منھ پھیرنا۔

سَجْدَةُ سَهْوٍ

واجباتِ نماز میں واجب اگر ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرنے پر نماز مکمل ہو جاتی ہے
واجبات نماز ترک ہونے پر نقصان کی تلافی جس طرح سجدہ سہو سے ہوتی ہے، اسی طرح ارکانِ نماز
یعنی فرائض میں تاخیر ہو جانے سے بھی سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔

اگر فرائض نماز میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز نہ ہوگی، یعنی دوبارہ نماز پڑھنا ہوگا
سجۂ سہو کرنے کا طریقہ: دو رکعت والی نماز میں قاعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد سیدھی
جانب سلام پھیریں، اس کے فوری بعد دو سجدے کر لیں، پھر
شروع سے تشہد، درودِ ابراہیمی و دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیریں۔ چار رکعت والی نماز یا
تین رکعت والی نماز میں آخری قاعدہ میں سلام پھیریں اور سجدہ سہو کر لیں۔ پھر سے تشہد، درود
ابراہیمی، دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیریں، اس طرح نماز پوری ہو جاتی ہے۔

نماز کا طریقہ

مرد و عورت سب کے لیے پانچ وقت کی نمازوں میں کل سترہ رکعتیں فرض ہیں۔ فجر میں دو، ظہر میں چار، عصر میں چار، مغرب میں تین، عشاء میں چار، جمعہ کے دن بجائے چار رکعت ظہر کے دو رکعت جمعہ کی نماز پڑھے۔ ہر نماز کے پڑھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ با وضو قبلہ رو دونوں ہاتھ لٹکاتے ہوئے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ چھوڑ کر کھڑا ہو۔ پھر پڑھے: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط

پھر دل سے نیت کرے، زبان سے بھی نیت کے الفاظ (عربی ہوں خواہ اردو میں) کہنا بہتر ہے۔ دو رکعت فجر کے لیے نیت اس طرح کرے: نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّیْ رَکْعَتَیْ الْفَجْرِ قَرَضَ الْوَقْتُ خَالِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ۔ (دو رکعت نماز پڑھتا ہوں آج کے فجر کی خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ طرف کعبہ شریفہ کے) اس طرح ہر دو رکعت کی نیت کر کے سُنّت ہو تو سُنّت، فرض ہو تو فرض کہے۔ اور تین رکعت کے لیے نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّیْ ثَلَاثَ رَکْعَاتٍ الْمَغْرِبِ قَرَضَ الْوَقْتُ خَالِصًا لِلّٰهِ تَعَالٰی مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ۔

نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک مرد اس طرح اٹھائے کہ دونوں انگلیوں کا نون کی لوکیوں کو چھو لیں یا لوکیوں کی سطح تک اٹھ جائیں، ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں، انگلیاں نہ بہت زیادہ کھلی

ہوں ہوں اور نہ بہت زیادہ بلی ہوئی ہوں، پھر نیت کے ساتھ ہی تکبیر تحریمہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہو دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے، اس طرح کہ سیدھی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر ہو اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کا حلقہ کر کے بائیں پہونچے کو پکڑے اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی پر رکھ چھوڑے، پھر آہستہ ثناء پڑھے : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝ پھر تَعَوُّذ پڑھے یعنی : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پھر تسمیہ یعنی : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پھر سورہ فاتحہ پڑھے : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے وَلَا الضَّالِّیْنَ تک پڑھے، اس کے بعد آہستہ سے آمین کہے۔ پھر ضمّ سورہ کرے کہ بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورہ ملائے یا بغیر بسم اللہ کے ایک بڑی آیت پڑھے یا تین آیتیں چھوٹی جو یاد ہوں پڑھے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کرے اس طرح کہ اللہ کے الف سے رکوع شروع کرے اور اکبر کی مس پر رکوع ختم ہو جائے۔ رکوع میں دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر مضبوط پکڑ لے۔ ہاتھ سیدھے اور سر پیچھے و سرین برابر اور ہموار رہیں، پاؤں بھی سیدھے تانت کی طرح رہیں، نظر پاؤں پر رہے، پھر تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا زیادہ مگر طاق عدد میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے، پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے ہوئے سیدھا کھڑے ہو جائے اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے۔ اس حالت میں ہاتھ نہ باندھے بلکہ سیدھا اتنی دیر کھڑا رہے کہ ایک تسبیح پڑھ سکے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائے۔ سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھوں کے دونوں بیچے اور اس کے بعد ناک پیشانی، سجدہ میں ناک اور پیشانی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ انگوٹھے کانوں کی لوکی کے مقابل آجائیں۔ سجدے میں پاؤں کی تمام انگلیاں زمین پر لگی ہوئی ہوں یا کم از کم ایک انگلی ضرور زمین سے لگی رہے، ورنہ سجدہ نہیں ہوگا۔ بازو بغل سے، پیٹ رانوں سے، ران

پنڈلی سے، کہنیاں زمین سے علحدہ رہیں اور ہاتھ کی انگلیاں بلی ہوی ہوں اور یہ تمام قبلہ رو ہوں، نظر ناک پر رہے۔ پھر تین یا پانچ یا زیادہ گمراہی میں سُبْحَانَ رَبِّيَ اَعْلَى وَبِحَمْدِهِ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے اُٹھے، اُٹھتے وقت پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ اٹھائے اور بایاں پیز بچھا کر اُس پر بیٹھے۔ سیدھا پیر انگلیوں کے بل پر کھڑا رکھے۔ دونوں زانو سیدھے زمین پر ٹکے رہیں اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں گھٹنوں سے ذرا اوپر قبلہ رخ رہیں اور دونوں پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ کی طرف رہنے چاہئیں اور نظر گود میں، کم از کم ایک تسبیح کی مقدار سیدھا بیٹھے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے۔ دوسرے سجدے کے وقت بھی پہلے سجدے کی طرح عمل کریں۔ پھر دوسری رکعت کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اُٹھے، اُٹھتے ہوئے پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر دونوں ہاتھ، پھر دونوں گھٹنے اٹھائے اور سیدھا کھڑے ہو جائے، کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں سے زمین کا سہارا نہ لے۔ کھڑے ہوتے ہی دونوں ہاتھ باندھ لے۔ دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح ادا کرے مگر ثناء اور تَعَوُّذ نہ پڑھے۔ ہاتھ باندھ کر بسم اللہ، الحمد اور سورہ پڑھ کر رکوع، قوم، سجدہ جلسہ اور دوسرا سجدہ کرے اور پھر تشهد پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلَیْ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۝ اور جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر پہنچے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور کلمہ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ کر کے اوپر کی طرف اٹھائے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اِلَّا اللّٰهُ پر رکھ دے، پھر تعدے کے آخر تک اسی طرح حلقہ باندھ رکھے۔ تشهد کے بعد درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْ اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ وَعَلَیْ اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

پھر یہ دُعاء پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا وَلِمَنْ
تَوَالَدَا وَاَلَا سَتَاذِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ ، اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .
یا یہ دُعاء بھی پڑھی جاسکتی ہے ، یہ دُعاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے کے
لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی تھی :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْخَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ۝ اس کے بعد دہانے اور بائیں سلام پھیرے ۔ یعنی سلام میں پہلے اس قدر
دہانی طرف کو منہ پھیرے کہ سلام پھیرنے والے کا گال پیچھے کے نمازی کو نظر آئے ۔ اسی طرح
پھر بائیں طرف سلام پھیرے ۔ سلام میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کنہا چاہیے ۔ سلام پھیرتے وقت
دل میں یہ خیال کرنا چاہیے کہ نمازی کے دونوں طرف جو محافظ فرشتے ہیں اور دوسرے نمازی
سلام انھیں کیا جا رہا ہے ۔

اوپر دو رکعت نماز کی ترکیب پوری ہوئی ۔ اگر نماز چار رکعت کی پڑھی جا رہی ہے تو ،
تیسری اور چوتھی رکعت میں امام اور منفرد کو بسم اللہ کے بعد صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا چاہیے اور پھر
تشہد ، درود شریف وغیرہ دو رکعت کی نماز کی طرح ادا کرے ۔ مقتدی کو تیسری اور چوتھی رکعت
میں بھی یہ حالت قیام خاموش کھڑا رہنا چاہیے ۔

نماز کے بعد ذکر اذکار کی بڑی فضیلت ہے۔ تسبیحِ ناطی یعنی سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۱۲ مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ اس طرح اللہ کی یہ تعریف سو مرتبہ ہوتی ہے۔

فرض نماز فجر، مغرب، عشاء کی پہلی، دوسری رکعت میں قراءت جہر سے پڑھے اور بانی نمازوں میں آہستہ۔ منفرد، امام و مقتدی اور عورت سب کے نماز پڑھنے کا ایک ہی طریقہ ہے، البتہ اس قدر فرق ہے کہ امام رکوع کے بعد تسبیح ۵۰ سَمِحَ اللّٰهُ لِمَنْ حَیْدَہ کہے گا۔ چہرے نماز یعنی فجر، مغرب و عشاء میں قراءت بلند آواز سے پڑھے گا۔ کُل نمازوں میں تکبیر تحریمہ، تکبیراتِ انتقالات، تسبیح و سلام، امام بلند آواز سے اور مقتدی پست آواز سے کرے گا اور تہمید بھی البتہ مُکبّر بلند آواز سے کہے گا۔

مقتدی نماز کی نیت کے ساتھ امام کی اقتداء کی بھی نیت کرے۔ تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرے تک ہر رکن میں امام کی متابعت کرے، اس طرح کہ ہر رکن کی ادائی امام سے پہلے نہیں بلکہ امام کی ابتداء کے بعد ہو کرے۔ چہرے نمازوں میں امام سورۃ فاتحہ پڑھ چکنے پر آمین آہستہ کہے اور مقتدی بھی قراءت کے سوا باقی تمام اذکار امام کی طرح مقتدی بھی ادا کرے۔ لیکن تکبیر تحریمہ اور تکبیراتِ انتقالات آہستہ آواز سے ادا کرے۔ نماز کے بعد جب امام دُعاء مانگے تو آمین آہستہ سے کہنا چاہیے۔

عورت تکبیر تحریمہ کے وقت شانوں تک ہاتھ اٹھائے گی۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ سینہ پر باندھے گی۔ رکوع میں کم جھکے گی، سٹی رہے گی، گھٹنوں کو جھکالیگی ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لے گی، پچڑے گی نہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں نہیں پھیلائے گی۔ سجدے میں بغل نہیں کھولے گی۔ ہاتھ زمین پر بچھا کر سٹی رہے گی۔ قعدے میں دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے گی۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی چاہئیں۔ کوئی بھی نماز بلند آواز سے نہیں پڑھگی اور اذان نہیں دے گی۔ مرد کی امامت نہیں کر سکتی۔ جماعت میں بغیر خاوند کی اجازت کے شریک

نہیں ہوگی۔ عورت اگر اور عورتوں کی امامت کرے تو صف کے بیچ میں کھڑی رہے گی۔

درود شریف

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اُمتی ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، میں دس بار اُس پر درود بھیجتا ہوں اور جو ایک بار تم میں سے سلام بھیجے، میں دس بار اُس پر سلام بھیجتا ہوں اور ایک روایت ہے کہ —

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، فرشتے اُس پر درود بھیجتے ہیں اور فرمایا: وہ شخص میرا زیادہ مقرب ہے جو مجھ پر بیشتر درود بھیجے اور فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا دس نیکیاں اس کے واسطے لکھی جاتی ہیں اور اُس کے دس گنا ہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ اور فرمایا: جس شخص نے کسی عبارت میں درود لکھا، ملائکہ اس کے واسطے استغفار کرتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں آئے۔

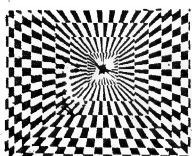
درود شریف تو کثرت سے ہیں، مختصر درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

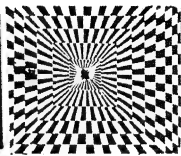
استغفار

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس نے استغفار کیا، اس کا ہر ایک غم جاتا رہے گا اور ہر ایک تسکین سے وہ نجات پائے گا اور رزق ایسی جگہ سے ملے گا جس کا اُسے گمان تک نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: میں روزانہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا تو ہم کو تو ہر وقت توبہ و استغفار میں مشغول رہنا چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی سوتے وقت تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِی

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ پڑھ لے تو اس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے اور فرمایا کہ جو بندہ کہ گناہ کیا ہو اچھی طرح طہارت کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور استغفار کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جس کسی نے ایک دن میں تسو بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے تو اس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔



روزہ کا بیان



حدیث شریف ہے کہ جو شخص رمضان المبارک میں بلا عذر شرعی ایک دن کا بھی روزہ ناغہ کرے اور اس کے بدلے اگر تمام عمر روزے رکھے تو کافی نہیں۔ (مطلب یہ کہ ثواب سے محروم رہے گا) طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک، عبادت کی نیت سے، کھانے پینے، جماع، یعنی ہم بستری سے رکنے کا نام روزہ ہے۔ اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے، خواہ مرد ہو یا عورت۔ عورتوں کے لیے لازم ہے کہ وہ حیض و نفاس سے پاک ہوں۔ روزہ رکھنے سے انکار کرنا کافر ہے۔ روزہ کا بلا عذر ترک کرنے والا فاسق ہو گا اور مستحق عذاب۔ روزہ کی فرضیت کے لیے تندرست اور مقیم ہونا شرط ہے، بیمار اور مسافر پر روزہ فرض نہیں۔

○ نیت کرنا: نیت دلی ارادہ کا نام ہے، زبان سے کہنا بھی مستحب ہے۔ نیت یوں کر ہے:

○ نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ غَدًا لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ.

○ دُعَاءِ انْفَار: اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى

رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ.

اعتکاف

وہ مسلمان جو ماہ رمضان المبارک میں اپنے نفس کو طاعتِ الہی کے تابع کر کے سب سے الگ تھلگ ہو کر مسجد کے کسی گوشے میں بیٹھ جائے، اس کے لیے شریعت میں اعتکاف کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اعتکاف ایسی حالت کو کہتے ہیں جس میں دنیا داری کے تمام کام چھوڑ کر آدمی رضائے الہی میں غرق ہو جائے اور اپنے محلہ کی مسجد میں معتکف ہو جائے۔ اعتکاف ماہ رمضان کے آخری دسہ میں سنتِ کفایہ ہے اور روزہ شرط ہے، نفل اعتکاف میں روزہ شرط نہیں۔ نفل اعتکاف کا وقت امام ابوحنیفہؒ کے پاس ایک گھڑی ہے۔ نذر کا اعتکاف ایک دن سے کم نہیں ہوتا اور روزہ ضروری ہے۔ نذر کا اعتکاف توڑنے پر قضا لازمی ہے۔ عورتوں کے لیے اعتکاف کی جگہ وہی ہے، جہاں وہ روزانہ نماز پڑھتی ہیں شوہر کی اجازت ضروری ہے۔ اگر پوری بستی میں ایک شخص بھی معتکف ہو جائے تو سنتِ کفایہ ادا ہو جائے گی۔

زکوٰۃ کا بیان

قرآن مجید میں ۳۲ جگہ نماز سے متصل (ملا ہوا) اور دوسری جگہ بھی علیحدہ ذکر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں محفوظ کر لو۔ جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی وہ مال ضائع (برباود) ہو جاتا ہے، اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالو کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تم کو بھی پاک کرے گی۔

زکوٰۃ اسلام کا پل ہے، زکوٰۃ کے معنی پاک کرنے اور برکت بڑھانے کے ہیں، اپنے مال کے چھوٹے حصے کو اللہ تعالیٰ کے نام پر کسی فقیرو غریب کو جو صاحبِ نصاب نہ ہو دے دینا اس کی

شریعت نے حد مقرر کر دی ہے۔ زکوٰۃ کا مُسکر کافر، نہ ادا کرنے والا ناسق (گنہگار) ادا نہیں دیر کرنے والا گنہگار۔

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرطیں :

مسلمان ہونا، آزاد ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، نصاب کا ہونا، ملک نام پر ہونا، یعنی اس کا پورا پورا مالک ہونا، مال کا حاجتِ اصلیہ سے زائد ہونا، قرض دار نہ ہونا (مال بڑھنے والا ہونا) مال پر کامل ایک سال گزر جانا، چاندی اور سونے کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے۔ چاندی کا نصاب ۲۰ درم اور سونے کا نصاب ۲۰ مثقال، اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ مقدار نصاب — ۶۰ گرام ۶۷۳ ملی گرام۔ سونا ۲۲۳ گرام ۷۳۵ ملی گرام چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو، اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا واجب ہے، نصاب چاندی کی جو قیمت ہو اس مقدار روپیہ یا نوٹ ہوں اور ان پر ایک سال گزر گیا ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ہر قسم کے تجارتی سامان میں زکوٰۃ واجب ہے۔ جن اشخاص کو زکوٰۃ دی جائے وہ سات ہیں :

(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) مکاتب (۵) قرض دار (۶) فی سبیل اللہ (۷) مسافر
ان اشخاص کو زکوٰۃ نہ دی جائے :

ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، آخر سلسلہ تک بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی، آخر سلسلہ تک، زوجہ اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی زوجہ کو، مال دار کو اور کافر کو۔ بنی ہاشم یعنی آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر اور آلِ عباس کو بھی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

زکوٰۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے، زکوٰۃ لینے والے کو معلوم کرنے کی ضرورت نہیں۔

حج کا بیان

حَجّ ایک خاص زمانے میں خاص طریقوں سے کعبہ مکہ کا طواف کرنے اور عرفات میں ٹہرنے کا نام حج ہے۔ عرفات مکہ معظمہ کے قریب ہے۔ حج کے ارکان تین ہیں: (۱) احرام (۲) طواف زیارت اور عرفات میں ٹھہرنا۔ کعبہ کو بیت اللہ شریف بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ (ترجمہ۔ اللہ کا حق ہے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا ان پر جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں۔) عمر بھر میں ایک بار فرض ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے حج کیا اور بُرائیوں سے بچا رہا تو وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو کر کوٹے گا جیسے اُس دن پاک تھا جس دن کہ ماں پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور حج نہ کرنے پر سخت وعید فرمائی کہ کوئی عُذر نہ ہو اور حج نہ کرے تو اسے اختیار ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مَرے یا نصرانی ہو کر۔ حج بھی ناز، روزہ، زکوٰۃ کی طرح فرض ہے اُس پر جو مائل بالغ تندرست ہو اور اس قدر مال کا مالک ہو جو حاجت سے زائد ہو، قرضدار نہ ہو، اور زادِ راہ سواری کے لیے اور جن لوگوں کا نفقہ واجب ہے، ان کے لیے واپسی تک کافی ہو سکے۔ عمرہ سُنّتِ موکدہ ہے اور اسی مقام پر ادا کیا جاتا ہے۔

حدیث شریف میں عمرہ کو اُن گناہوں کا کفارہ فرمایا گیا ہے جو دوسرے عمرہ تک واقع ہوں زیارتِ روضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم:

حج و عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد یا پہلے ایک اور چپینہ ہے جو اہل ایمان و محبت کی جان ہے مقصدِ اعظم ہے، سرمایہ مفاداتِ دنیا و آخرت ہے۔ وہ روضہ مقدس رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہے جس کی نسبت ارشاد ہے کہ جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔“

قربانی کے مسائل

عبادت کی نیت سے مخصوص ایام میں مخصوص جانور کے ذبح کرنے کا نام قربانی ہے۔ قربانی ہر آزاد مقیم صاحبِ نصاب مسلمانوں پر واجب ہے۔ (غلام، مسافر، اور محتاج پر نہیں۔) صاحبِ نصاب وہ شخص ہے جو اصلی ضرورتوں یعنی مکان سکونتی و اسبابِ خانہ داری کے علاوہ ۶۰ گرام ۲۲۴ گرام چاندی یا ان کے برابر والی قیمت کا مالک ہو قرضدار نہ ہو، نصاب، عید سے قبل تھوڑا وقت بھی گزر جائے تو واجب ہے، جو صاحبِ نصاب نہ ہو اگر وہ دے تو مستحب ہے۔ قربانی میں ماہ ذوالحجہ کے تین دن، ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ مخصوص ہیں۔ قربانی کا وقت دسویں ذوالحجہ نماز و خطبہ عید کے بعد سے ۱۲ رویں کے غروب سے قبل تک ہے۔ البتہ پہلا دن افضل ہے جس گاوٹوں میں عید کی نماز نہ ہوتی ہو وہاں کے لوگ دسویں تاریخ کو آفتاب طلوع ہوتے ہی قربانی کر سکتے ہیں۔ قربانی دن کے وقت کرنی چاہیے۔ رات میں مکروہ ہے۔ کسی وجہ سے قربانی ان دنوں میں نہ ہو سکے تو قربانی کا جانور یا اس کی قیمت خیرات کر دیں۔ قربانی کے لیے یہ جانور مخصوص ہیں: بکری، بکرا، مینڈھا، بھینس، بھیڑ، بیل، گائے، کھلکا، اونٹ، اونٹنی، ان کے علاوہ دوسرے جانوروں کی قربانی درست نہیں۔ بکرا، بکری، مینڈھے کی عمر ایک سال، بیل، گائے، کھلکا، بھینس کی عمر دو سال، اونٹ، اونٹنی کی عمر، پانچ پانچ سال کی ہونا چاہیے۔ قربانی کے جانور بے عیب ہوں۔ بکری، مینڈھا ان میں سے کوئی ہو، ایک

آدمی کی طرف سے بیل، گائے، بھینس، گھٹا، اونٹ، اونٹنی، ان میں سے کوئی ہو، سات آدمی کی طرف سے ان کی قربانی دی جاسکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کا وہی طریقہ ہے جو عام جانوروں کے ذبح کا ہے، قربانی کا جانور نجد صاحب قربانی ذبح کرے تو مستحب ہے ورنہ دوسروں سے ذبح کرائے لیکن خود سامنے رہے اور ذبح کے وقت یہ دعاء پڑھے: **اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ الْاُضْحِيَّةُ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَمِنْ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ** پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَكْبَر پڑھ کر ذبح کرے اور اگر دوسرا شخص ذبح کرے تو، **تَقَبَّلْ مِنِّيْ** کے بجائے صاحب قربانی کا اور اس کے باپ کا نام لے اور یوں کہے **تَقَبَّلْ مِنْ فُلانِ بْنِ فُلانٍ**۔

قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جاتے ہیں: ایک حصہ محتاجوں، فقیروں کو خیرات کریں اور دوسرا حصہ عزیزوں اور پڑوسیوں میں تقسیم کریں، تیسرا حصہ مع اہل و عیال استعمال کریں قربانی کی کھال خیرات کر دیں یا فروخت کریں، قیمت خیرات کریں یا گھر کے استعمال میں رکھیں۔ قصاب کو مزدوری میں نہ دیں۔

مسائل ذبح

کسی حلال جانور کے گلے کی رگیں شرعی طور پر کاٹنے کا نام ذبح ہے۔

ذبح کی شرائط: ۱: ذابح (ذبح کرنے والا) کا مسلمان ہونا (یا اہل کتاب ہونا)

۲: ذابح کا مائل ہونا ۳: ذابح کا باہوش ہونا ۴: ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر

کہنا ۵: اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام نہ لینا ۶: بسم اللہ اللہ اکبر کہنے کے بعد (یعنی ساتھ ہی)

ذبح کرنا (۷) ذبح کے وقت جانور میں کچھ نہ کچھ یقینی حیات کارہنا۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط پوری نہ ہو یا خلاف ہو جائے تو پھر ذبیحہ حلال نہیں، ذابح کا مرد ہونا یا بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ عورت، نابالغ، بے ختنہ، گونگے، غسل کی حاجت والے، ان سب کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے، بشرطیکہ یہ سب مسلمان، عاقل اور باہوش ہوں اور بسم اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں۔

عقیقہ

بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کے سر سے بال اُتار کر جو بکرا ذبح کیا جاتا ہے وہ عقیقہ ہے۔ عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض رہن ہے، اور عقیقہ مفید و باعثِ خیر و برکت ہے، عمر کی کوئی قید نہیں، پیدائش سے ساتویں دن کرنا چاہیے مثلاً جمعہ کو پیدا ہو تو جمعرات کو، اگر اتوار کو پیدا ہو تو ہفتہ کو۔ لڑکی کا عقیقہ ایک بکرے سے، اور لڑکے لیے دو بکرے، اگر قدرت نہ ہو تو ایک بکرا بھی دے سکتے ہیں۔ عقیقہ کا ایک بکرا، ایک سال کی عمر کا اور بے عیب ہونا چاہیے، نہ موادہ کی کوئی خصوصیت نہیں، اگر کسی میں ایک بکرے کی بھی قدرت نہ ہو تو اس کو عقیقہ کرنا ضروری نہیں۔ عقیقہ کا بکرا ذبح کرتے وقت ینیت کرے اور بچے کا باپ خود ذبح کرے۔ عقیقہ کی دعا یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ (اس کے بچے کا نام لیں) دَمُهَا بِدَمِيْ
وَلَحْمُهَا بِلَحْمِيْ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِيْ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِيْ
وَشَعْرُهَا بِشَعْرِيْ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْهَا فِدَاءً لِّلْاِبْنِيْ
مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اس کے بعد ذبح کرے۔ اگر لڑکی ہو تو (ابنی) کے بجائے بٹنتی کہے اور مذکر ضمیروں کی جگہ مونث ضمیریں استعمال کریں، اگر لڑکے کے باپ کے سوا کوئی اور شخص ذبح کرے تو ابنی کی جگہ بچہ اور باپ کا نام لے اور قَقَبَلْہَا مِنْہُ اور فِدَاءٌ لِّابْنِی کی بجائے فِدَاءٌ لِّابْنِہ اور لڑکی کے لیے بٹنتی کے بجائے بٹنتِ فلاں یعنی لڑکی کا نام اور باپ کا نام لے اور مونث ضمیریں پڑھے، جب بکرا ذبح کریں تو اسی دن بچے کے سر سے بال اُتار دیں، اور سر پر زعفران یا حنظل یا خوشبودار چیزیں ملیں، اور بالوں کو چاندی سے تول کر چاندی کو خیرات کریں اور بالوں کو زمین میں دفن کر دیں، عقیقہ کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں: ایک حصہ فقیروں و محتاجوں کو دیں اور دو حصے آپ کھائیں، اپنے عزیزوں، ہمسایوں میں خواہ پکا کر یا کچا تقسیم کریں یا کھلائیں، قربانی اور عقیقہ دونوں کا حکم یکساں ہے، قربانی کا گوشت صاحبِ قربانی کھا سکتا ہے، اسی طرح عقیقہ کا گوشت مالِ باپ کھا سکتے ہیں، عقیقہ کے بکرے کی ہڈیاں توڑنے کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے، کھال یا سراپاے کا دفن کرنا درست نہیں ہے، جب کسی مسلمان کے گھڑ بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ اس کو نہلا دھلا کر سفید کر پڑے پہنائیں، پھر اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہیں کہ مسلمان بچے کے کان میں سب سے پہلے جو آواز پہنچے وہ خدا اور رسول کے نام کی ہونی چاہیے، نام اچھے رکھیں، ان بزرگ ناموں کی برکت سے شیطان بھاگ جاتا ہے اذنا و اقامت کے بعد کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز جس پر آگ کا اثر نہ ہوا ہو، کوئی بڑا بوڑھا گھر والا یا کوئی دین دار اپنے منہ میں چبا کر شہد کے ساتھ بچے کے منہ کے اندر تالو میں لگائے پھر ساتویں دن عقیقہ کرے اور اسی دن نام رکھے۔

نکاح کے مسائل

نکاح کی تعریف

نکاح کے معنی لغت میں جماع (ہم بستری) کے ہیں اور فقہ کی اصطلاح میں عقد اس قول و قرار کا نام ہے جس سے مرد، عورت سے نفع اٹھانے کا مجاز ہوتا ہے۔ نکاح کا رکن ایجاب و قبول ہے۔

ایجاب و قبول اس گفتگو و اقرار کو کہتے ہیں جو مرد و عورت میں باہم تعلق زوجیت پیدا کرنے کے لیے ہو، پہلے جس کی گفتگو ہو (خواہ عورت کی ہو یا مرد کی) اس کا نام ایجاب ہے اس کے بعد دوسرے کے کلام کا نام قبول ہے۔ عاقدین میں سے ایک کہے کہ میں تیرے ساتھ نکاح کر لیا، دوسرا کہے کہ میں نے منظور کر لیا۔ ایجاب و قبول دونوں ایک ہی مجلس میں ادا کیا جانا ضروری ہے مہر نفقہ عہدہ برتاؤ وغیرہ کی ادائیگی کی قدرت حاصل ہونا بھی شرط ہے۔ اگر نان نفقہ اور ضروریات زندگی پوری نہ کر سکتا ہو (یا نامرد ہو) تو اس کو نکاح نہ کرنا چاہیے۔

نکاح کی شرائط

عورت کا محرمات سے نہ ہونا۔ مثلاً (ماں، بیٹی، خالہ، پھوپھی، بھتیجی، بھانجی، دادی، نانی آخری سلسلہ تک) اس کے علاوہ دودھ کے رشتے اور علاقائی رشتے بھی ہیں (دُلہا دِلن) یا ان کے اولیاء کا عاقل بالغ آزاد ہونا چاہیے۔

وہ شخص ہے جس کا قول دوسرے پر اثر کرے اور اس کا مسلمان، عاقل، بالغ ہونا ضروری ہے۔ وکیل وہ ہے جس کو نکاح کر دینے کی اجازت

ولی

دی جائے۔

دو مرد مسلمان گواہ ہونا اور یہ دونوں طرفین کے ایجاب و قبول کو سنیں اور یہ سمجھیں کہ نکاح ہو رہا ہے۔ مہر و زہ نقد یا مال جو بوجہ عقد نکاح شوہر

گواہ

کی طرف سے عورت کو ملتا ہے جس کے سبب عورت اپنے خاص منافع کا شوہر کو مالک بنا دیتی ہے یعنی قیمت یا بدلہ نکاح کا نام مہر ہے جو نکاح کے وقت مرد کے ذمہ مقرر کیا جاتا ہے۔ مہر کی اولاً دو قسمیں ہیں: (۱) مہر متعجل وہ مہر ہے جو اسی وقت ادا کیا جائے۔ (۲) مؤجل وہ مہر ہے جو اسی وقت نہیں بلکہ کسی مدت پر ادا کرے، کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی تو پھر اس کی ادائیگی موت یا طلاق کی صورت میں لازم ہوگی۔ کم سے کم مہر دس درہم ہو، اور زائد کی کوئی حد نہیں مگر استطاعت مہر میں شرط ہے۔ درہم کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ جو اس کی قیمت کے مساوی ہو یا زائد مہر باندھا جاسکتا ہے۔ مثلاً سونا چاندی، گھوڑا، بھینس، زمین، باغ وغیرہ۔

طریقہ عقد نکاح

مجلس نکاح علی الاعلان ہو۔ اس میں قرابت دار و دوست احباب شریک ہوں۔ ضروری ہے کہ مجلس نکاح میں عاقد (دُلہا ہو) اور عاقدہ (دُلہن) کی طرف سے اس کا ولی یا وکیل ہو۔ مجلس نکاح قائم ہونے پر عاقدہ کا ولی یا وکیل گواہوں کے ساتھ عاقدہ کے پاس جائے اور دُلہن کو سنائے کہ میں اپنی وکالت سے اس قدر مہر متعجل یا متعجل کے بدلے دُلہے کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ اس کے ساتھ تمہارا نکاح کر دیتا ہوں۔ ان الفاظ کو گواہ بھی سنیں، اس وقت اجازت

لینے والا باپ یا دادا ہو تو عاقدہ کا خاموش رہنا، بلا آواز رونا، ہنسنا داخل اجازت ہے، ورنہ عاقدہ کو زبان سے کہنا چاہیے کہ مجھے منظور ہے، اگر عاقدہ (پہلے کی شادی شدہ) ہو تو اس کو بھی زبان سے کہنا چاہیے کہ مجھے منظور ہے یا میں نے اجازت دی، اجازت کے بعد سنت ہے کہ خطبہ نکاح بلند آواز سے پڑھا جائے، سنت ہے کہ عاقدہ کا ولی خطبہ پڑھے، اگر وہ نہ پڑھے تو کوئی بزرگ مرد صالح پڑھے، ورنہ قاری نکاح پڑھے۔

طلاق

شریعت کی نظر میں!

حدیث شریف میں ہے جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کی درخواست کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے ایک دوسری حدیث میں ہے مباح چیزوں میں جو چیز اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسندیدہ ہے وہ طلاق ہے اس لیے طلاق کی رسم کو کم کرنے کے لیے اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ، ان مردوں پر لعنت کرتا ہے جو (عورتوں) کی چاشنی چکھتے پھریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرماتا ہے جو (مردوں) کی چاشنی لیا کریں یہ ظاہر ہے کہ جب ایسا معاشرہ رہے گا تو لا محالہ طلاق کی بھی کثرت ہو جائے گی اور اس سے معاشرہ خراب ہوگا، بے اعتمادی ہر ایک دوسرے میں بڑھتی جائے گی۔ اس لیے شریعت اسلامیہ کا مقصود اصلی یہ ہے کہ یہ تعلق جو نکاح کی بدولت زوجین میں پیدا ہوا ہے مضبوط رہے۔

شرع مقدس نے اس تعلق کو ایسا لائم نہیں قرار دیا کہ کسی طرح ٹوٹ ہی نہ سکے بلکہ جس طرح اس کا استحکام و انتظام فرمایا ہے اسی طرح ضرورت و اضطراب کے موقع پر اس کو قطع کرنے کا بھی انتظام فرمایا۔ اسلامی تمام احکام میں اعتدال حد درجہ ملحوظ ہے اور ہر حکم افراط و تفریط سے پاک ہے۔ آج کل مسلمانوں میں بھی طلاق کا ایک عام رواج بن گیا ہے۔ خدا اس لعنت سے سب کو محفوظ رکھے۔ آمین

مسلمانوں کے اکثر گھروں میں اسلامی تعلیم کی کمی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نسبت سے

نادانگفت کا نتیجہ مصیبتوں آفتوں میں گھر جانا ہے۔ اے دن شیطانت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، مسلم معاشرہ پر اس کا بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ لہذا ہم اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ کر رہیں تو انشاء اللہ ہم لعنتی کاموں سے محفوظ رہیں گے۔

طلاق کے متفرق مسائل

طلاق کی تعریف: طلاق کے معنی لغت میں قید دُور کرنے کے ہیں اور اصطلاح فقہ میں خاص قید نکاح کے دُور کرنے کا نام طلاق ہے۔

طلاق کا اختیار: طلاق کا اختیار صرف شوہر کو حاصل ہے زوجہ کو اس کا اختیار نہیں۔ اس میں عورت کی رضا مندی اور تارا رضی کو کسی قسم کا دخل نہیں۔

طلاق کی صحابا اعتباراً مواقع و حالات: اعتبار حالات طلاق کے صفات (یا احکام مدارج) حسب ذیل ہیں:- ۱۔ حرام ہے، اگر طلاق بدعی ہو۔

۲۔ مکروہ ہے اگر بہ نیت ضرر رسانی، بے وجہ اور بے ضرورت طلاق دی جائے۔

۳۔ مُباح ہے۔ اگر کسی ایسی وجہ سے طلاق دی جائے جو دین سے تعلق نہ رکھتی ہو۔

۴۔ مستحب ہے اگر کسی دینی وجہ سے طلاق دی جائے مثلاً زوجہ اس کو یا اس کے آئینہ کو تکلیف دیتی ہو یا ناز نہ پڑھتی ہو۔

واجب ہے۔ اگر طلاق نہ دینے میں نقصان مال یا جان کا خوف ہو یا زوجہ کے حقوق کی عہد رانی

نہ ہو یا طلاق دینے کا ماں باپ نے حکم دیا ہو (طلاق کے مقررہ الفاظ کہنا رکن طلاق ہے)

طلاق کے احکامات { اور طلاق کی شرائط }
۱: عورت کا مرد کے نکاح میں ہونا۔ اگر کوئی اپنی

منکوحہ کے ماں باپ اور عورت کو طلاق دے یا اپنی منکوحہ مطلقہ کو عدت کے اندر طلاق دے تو صحیح نہ ہوگی۔ ۲: شوہر کا بالغ ہونا۔ بالغ شوہر کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ ۳: شوہر کا عاقل ہونا، بے عقل اور مجنون کی طلاق صحیح نہ ہوگی اسی طرح حالت نیند میں طلاق دی جائے تو واقع نہ ہوگی۔ تنبیہ: حالت نشہ میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

۴: الفاظ طلاق کا مفہوم سمجھنا۔ یعنی یہ جاننا کہ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے اگر یہ نہ جانتا ہو تو طلاق نہ ہوگی۔

ان امور کے سوا اور کوئی چیز طلاق کے صحیح ہونے میں مشروط نہیں ہے
تنبیہ: حتیٰ کہ اگر کوئی شخص:

الف: زبردستی یا مجبور کرنے سے طلاق کا لفظ منہ سے نکال دے یا

ب: کسی کی زبان سے بلا قصد طلاق کا لفظ نکل جائے یا

ج: کوئی نادانی اور کم فہمی سے طلاق دے دے یا

د: ہنسی مذاق میں طلاق دے دے یا

ه: غصہ کی حالت میں طلاق دے دے یا

و: نشہ پی کر حالت نشہ میں طلاق دے دے تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہو جائیگی۔

{ ۲ } طلاق کے لیے گواہ کا ہونا بھی شرط نہیں (اگر ہوں تو بہتر ہے)

{ ۳ } طلاق کے وقت عورت کی حضوری بھی شرط نہیں۔ عورت کے غیاب میں بھی طلاق

دی جائے تو واقع ہو جائے گی۔

{۴} طلاق کے لیے کسی زبان کی بھی خصوصیت نہیں جس زبان میں دی جائے درست ہے۔

{۵} طلاق کے الفاظ کا زبان سے ادا ہونا ضروری نہیں بلکہ تحریر کے ذریعہ بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

اس تحریر سے جو رسوم یعنی بہ شکل طلاق نامہ بلا نیت بھی واقع ہو جاتی ہے
توضیح: لیکن اس تحریر سے جو غیر رسوم ہو یعنی بصورت طلاق نامہ نہ ہو اس
وقت واقع ہوگی جب کہ وہ تحریر طلاق کی نیت سے عمل میں آئے اس خصوص میں غائب و حاضر
دونوں کی تحریر کا یکساں حکم ہے۔

{۲} اگر کوئی شخص کسی کی زبردستی یا مجبور کرنے سے طلاق نامہ لکھ دے مگر زبان سے طلاق
کا لفظ نہ نکالے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

{۳} گونگے کی طلاق اشارہ سے ہو جائے گی اور اگر وہ لکھنا جانتا ہے تو بہتر ہے کہ تحریر
کے ذریعہ طلاق دے۔

وتوقع طلاق کے لیے طلاق کی نسبت عورت کی طرف ہونی ضروری ہے
تنبیہ دوم: ورنہ طلاق واقع نہ ہوگی مثلاً زوجہ کو مخاطب کر کے کہے کہ میں نے تجھ
کو طلاق دی یا زوجہ کی طرف اشارہ کر کے کہے کہ اس کو طلاق ہے یا اس کا نام لے کر کہے۔
حمیدہ کو طلاق ہے یا یوں کہے کہ میری زوجہ کو طلاق ہے۔

{ن} جس طرح نکاح وکیل کے ذریعہ درست تھا اسی طرح طلاق بھی وکیل کے ذریعہ درست ہے
اولاً طلاق کی باعتبار اس کے طریقے کے دو قسمیں ہیں۔
طلاق کی اقسام: ۱۔ مستنی ۲۔ بدعی پھر طلاق کی باعتبار اس کے اثر کے بھی دو قسمیں

ہیں۔ ۱۔ رجبی ۲۔ بائن۔ ان سب کی تعریفات سلسلہ وار درج ذیل ہیں:

الف: طلاق سنی وہ طلاق ہے جو طریقہ مسنونہ کے موافق دی گئی ہو اس کو طلاق مسنونہ بھی کہتے ہیں [مسنون] ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ طلاق دینے سے ثواب ملے گا بلکہ یہ مطلب کہ اگر کسی وجہ سے کوئی شخص طلاق دینے پر آمادہ ہی ہو تو اس کو یہ طریقہ اختیار کرنا مسنون ہے رہی خود طلاق تو وہ جس نیت سے دی جائے اس نیت کے اچھے بُرے ہونے پر طلاق کا اچھا بُرا ہونا متاثر نہیں رہے گا۔

۱: طلاق احسن ۲: طلاق حسن۔ طلاق احسن وہ طلاق ہے جس کے موافق طریقہ مسنونہ ہونے پر تمام آئمہ کا

اتفاق ہو اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ کو ایک طلاق رجبی اس طہر میں دے جس میں جماع نہ ہوتی ہو پھر دوسری طلاق نہ دے یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ (یعنی ایک ہی طلاق پر اکتفا کرے) ۲: طلاق حسن۔ وہ طلاق ہے جس کے موافق طریقہ مسنونہ ہونے میں بعض آئمہ کا اختلاف ہے اس کی صورت یہ ہے کہ

الف: زوجہ غیر مدخولہ کو [بالحفاظ طہر حیض] ایک طلاق رجبی دی جائے۔

ب: زوجہ مدخولہ کو تین طلاقیں بتفریق طہر میں دی جائیں جن میں جماع نہ ہوئی ہو۔

جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کو تین طلاقیں بتفریق مہینوں میں دی جائیں

تنبیہ:

[ب] طلاق بدعی۔ وہ طلاق ہے جو طریقہ مسنونہ کے خلاف دی گئی ہو اس کی

صورت یہ ہے کہ: الف۔ زوجہ مدخولہ کو حالت حیض میں طلاق دی جائے۔

ب۔ طہر میں جماع کے بعد طلاق دی جائے۔

ج۔ طلاق بائن دی جائے۔

د: ایک ہی طہر میں کئی طلاقیں دی جائیں۔

طلاق بدعی کا مرتکب گنہگار ہے اور اس پر واجب ہے کہ اگر طلاق رجعی دی

تسبیہ: ہو تو عدت گزرنے کے قبل رجوع کر لے اور طلاق بائن خفیہ دی ہو تو طلاق

رجعی عدت گزر جانے کے باعث طلاق بائن ہو گئی ہو تو ان صورتوں میں پھر جدید نکاح کر لے۔

ج: طلاق رجعی وہ طلاق ہے جس میں شوہر کو عدت کے اندر رجوع کرنے کا اختیار ہے یعنی

جدید نکاح کے بغیر پھر زوجین میں وہی سابقہ نکاح خود کر سکتا ہے لیکن عدت گزر جانے کے بعد طلاق

رجعی طلاق بائن ہو جائے گی اور اس صورت میں جدید نکاح کرنا لازم ہوگا۔

د: طلاق بائن وہ طلاق ہے جس میں شوہر کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں۔

طلاق بائن کی دو قسمیں ہیں (۱) خفیہ (۲) غلیظ۔

خفیہ - وہ طلاق جو ایک یا دو دفعہ دی جائے ایسی طلاق میں عدت کے اندر اور نیز

عدت کے گزر جانے کے بعد پھر زوجین باہم جدید نکاح کر سکتے ہیں (گویا عدت گزر جانے کے بعد

اس طلاق کا اور رجعی طلاق کا ایک حکم ہے)

وہ طلاق ہے جو تین دفعہ دی جائے اس طلاق میں پھر جدید نکاح

غلیظ یا معطلہ: نہیں کر سکتے بغیر اس کے عورت ختم عدت کے بعد کسی اور شخص سے

نکاح کرے اور اس سے ہمبستری بھی حاصل ہو، پھر وہ شخص اس عورت کو طلاق دیدے اور

اس کی عدت بھی گزر جائے اس کے بعد نکاح کر لے۔ البتہ پہلے شوہر کے لیے یہ عورت حلال

ہو سکتی ہے ایسی عورت کو حلال کہتے ہیں۔

طلاق کے الفاظ: طلاق کے الفاظ دو قسم پر ہیں۔ (۱) صریح (۲) کمانہ

صریح، وہ الفاظ ہیں جو عفاً طلاق کے ہو کسی اور معنی میں مستعمل نہیں ہوتے جیسے میں نے

تجھے چھوڑ دیا، میں تجھ سے الگ ہو گیا، تجھے اپنا اخت یار ہے تیری جہاں خوشی ہو چلی جا۔ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں دیغور۔

طلاق صریح کے احکام :- الفاظ صریح سے بلا نیت بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

۲۔ ان الفاظ صریح ”تجھ کو طلاق دی“ یا تجھ پر طلاق ہے دیغور سے ایک طلاق رجمی واقع ہوتی ہے

اگر چہ طلاق دینے والا ایک سے زیادہ کی نیت کرے یا طلاق بائن کی نیت کرے یا کچھ نیت نہ کرے۔

۳۔ اگر طلاق کے ساتھ بائن کا لفظ یا طلاق کی کوئی صفت مذکور مثلاً یوں کہے کہ تجھ کو طلاق بائن

دی یا بدترین طلاق دی یا سخت ترین طلاق دی (دیغور) تو ان صورتوں میں طلاق بائن واقع ہوگی۔

اور اگر تین طلاقیں کی نیت کی جائے تو تین در نہ ایک طلاق بائن۔

۴۔ اگر کسی نے طلاق کو کمر کہا مثلاً یوں کہا کہ تجھے طلاق دی یا تجھ پر طلاق ہے طلاق ہے تو ایسی حالت

میں جتنی مرتبہ طلاق کی تکرار ہوگی اتنی ہی طلاقیں واقع ہوں گی۔

۵۔ الفاظ طلاق کو بگاڑ کر کہنے سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی جیسے تلاک، تلاخ، طلاخ دیغور۔

طلاق غیر مدخولہ :- غیر مدخولہ وہ عورت ہے جس سے من نکاح ہوا ہو اور جماع یا خلوت صحیحہ کی

نوبت نہ آئی ہو۔

توضیح۔ خلوت صحیحہ نام ہے زوجین کے ایک جگہ جمع ہونے کا اس طور پر کہ کوئی چیز جماع سے مانع

نہ ہو اگر کوئی چیز مانع ہو تو پھر وہ خلوت صحیحہ نہیں بلکہ خلوت ناسہ ہے۔

خُلْع مَسَائِل

۱: زوجہ سے کچھ عوض لے کر عقد نکاح کو زائل کر دینے کا نام خُلْع ہے۔

اگر زوجین میں ناموافقت ہو اور کسی طرح نباہ نہ ہو سکے نیز مرد طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت مجاز ہے کہ اپنا مہر معاف کر دے کر یا کچھ مال دے کے شوہر سے

اپنی گلو خلاصی کرائے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت شوہر سے کہے میرا مہر جو تیرے ذمہ ہے اس کے یا موجودہ زر نقد وغیرہ کے عوض میری جان چھوڑ دے ”شوہر کہے“ میں نے چھوڑ دی ”اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور جو کچھ زر نقد دینے کا زوجہ نے وعدہ کیا ہو اس کا دینا لازم آئے گا۔ اگر ناموافقت کی بنیاد پر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو اس صورت میں شوہر کو مال لے کر خلع کرنا درست ہے۔ (لیکن جتنا مہر دیا ہو اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے) اور اگر زیادتی شوہر کی طرف سے ہو جس سے عورت بمعافی یا واپسی مہر (وغیرہ) خلع لینے پر مجبور ہو جائے تو اس سے خلع کرنا گناہ اور مال لینا مکروہ تحریمی بلکہ حرام ہے۔ نیز عورت کو بلا ضرورت خلع کی درخواست کرنا حرام ہے۔

۲۔ بشرطیکہ وہ عوض مہر ہو سکتا ہو یعنی جس چیز کا مہر ہونا جائز ہو اس کا بدل خلع ہونا بھی درست ہے۔

۲: خلع کے شرائط وہی ہیں جو طلاق کے ہیں (مثلاً عورت کا مسکوحہ ہونا شوہر کا عاقل و بالغ ہونا) البتہ خلع کی تقدیم عورت کی طرف سے ہوتی ہے

۳: خلع سے ایک طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے۔

۴: خلع کرنے کے بعد شوہر زوجہ سے رجوع نہیں کر سکتا تا وقتیکہ عقد جدید نہ ہو۔

۵: خلع کے بعد عورت پر عدت لازم آئے گی اور زمانہ عدت کا نفقہ بھی شوہر کو دینا ہوگا! البتہ اگر شوہر نے کہہ دیا ہو کہ میں نفقہ نہ دوں گا تو پھر نفقہ واجب نہ ہوگا۔

۶: نابالغ لڑکی کے باپ کو لڑکی کی طرف سے خلع کرانے کا اختیار ہے لیکن مال واجب ہوگا اور طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔

۷: نابالغ لڑکے کا باپ خلع کا مجاز نہیں۔

۸: عورت کو ڈراہم کا کر یا مار پیٹ کر کے خلع کرانے پر مجبور کیا جائے تو طلاق ہو جائے گی لیکن اس پر مال واجب نہ ہوگا۔ اور نہ مرد کے ذمہ ہر ساقط ہوگا۔

۱: ظہار سے مراد (شرع میں) اپنی مسکوحہ کو کسی ایسی عورت سے تشبیہ دینا ہے جو ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو مثلاً ماں، بہن، بیٹی وغیرہ

۲: اگر شوہر اپنی بی بی سے کہہ کہ تو مجھ پر میری ماں، بہن، بیٹی وغیرہ کی پشت کے مثل ہے تو اس سے ظہار ثابت ہوگا۔ ۳: اگر کسی نے اپنی بی بی سے کہہ کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسی میری ماں اور اس کہنے سے بی بی کی عزت و ہر گز مقصود ہو یا کچھ نیت ہی نہ ہو تو کچھ نہ ہوگا۔ اور اگر ظہار کی نیت ہو تو ظہار

۱۔ یا مسکوحہ کے پورے جسم یا جزو شائع کو (جسم سے پورا جسم مراد ہو سکتا ہے) ۲۔ یا اس کے ایسے جزو سے جس کی طرف نظر کرنا حرام ہو ۳۔ اگر تشبیہ دے بلکہ یوں کہے تو میری ماں ہے تو ظہار نہ ہوگا۔

ثابت ہوگا یا طلاق کی نیت ہو تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔

۴ : ظہار کا حکم یہ ہے کہ [اگرچہ عورت اس کے نکاح میں رہے گی لیکن] جب تک اس کا کفارہ ادا نہ ہو اس سے جماع یا لوازم جماع کرنا حرام ہے اور جب کفارہ دیدے تو پھر زوجین پہلی حالت پر جائیں گے [پھر سے نکاح کی ضرورت نہیں]۔

۵ : ظہار کفارہ اسی طرح ہے جس طرح روزہ توڑ ڈالنے کا ہوتا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پے درپے دو مہینے روزے رکھے اگر روزے رکھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو ۶۰ مسکینوں کو شکم سیر دو وقت کھانا کھلائے اور اگر ایک ہی مسکین کو دو مہینے دو وقت کھلائے تو بھی جائز ہے۔

۶ : اگر کوئی شخص ظہار کے بعد کفارہ ادا کرنے سے قبل عورت سے جماع کرے یا ایسے کام کرے جو جماع ہوں تو اس صورت میں توبہ واستغفار کرنا چاہیئے۔ لے

لے اگر اس اثناء میں عورت سے جماع کئے تو پھر از سر نو روزے شروع کرے لے ان ایام میں جن میں رمضان شریف واقع نہ ہو نہ ایام منوعہ جن میں روزہ رکھنا حرام ہے واقع ہوں اس زمانہ میں معدوم ہے لے کیوں کہ دوسرا کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ البتہ پھر جماع سے احتراز لازم ہے۔

خطبة زكاش

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ
أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهِ فَلَا هَادِيَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ أَمَّا بَعْدُ
فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً أَطِ
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا
وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَقَالَ
تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي أَبَاهُ بِكُمْ الْأَمَمُ وَقَالَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ
وَحَيْرٌ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ اللَّهُمَّ كُلَّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

طریقہ ایجاب و قبول : جب خطبہ ختم ہو جائے تو گواہوں کے روبرو عاقد اور عاقدہ کا ولی یا وکیل باہم ایجاب و قبول ادا کرائیں۔ اگر عاقد بطور خود ایجاب و قبول نہ کر سکیں تو قاری النکاح اُن سے ایجاب و قبول ادا کرائے یعنی حسب ذیل الفاظ ان کی زبان سے کہلوائے :-

ایجاب : عاقدہ کا ولی یا وکیل عاقدہ سے کہے :
میں نے اپنی ^{ولایت} _{وکالت} اور مستیمان ابن ابن ابن اور ^{محصن} محسن ^{محل} محل ^{دست} دست سے مسماۃ بنت کا نکاح بہ عوض مہر معجل / موجل آپ کے ساتھ کر دیا۔

قبول : عاقد اس کے جواب میں کہے :
میں نے اس کو قبول کیا۔ ان الفاظ کا صرف ایک مرتبہ ادا ہونا کافی ہے لیکن ضروری ہے کہ ایجاب کے فوری بعد قبول کے الفاظ کہے جائیں اور ایجاب و قبول کے الفاظ دونوں گواہ ایک ساتھ سُنیں۔ ایجاب و قبول کے بعد عاقدین کی خیر و برکت کے لیے دُعا پڑھیں۔

دُعا

بَارَكَ اللهُ لَكُمَا وَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ
جَمَعَ اللهُ وَأَسْعَدَ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَخَرَجَ مِنْكُمَا
كَثِيرًا طَيِّبًا. اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا آدَمَ وَسَيِّدَتِنَا
حَوَّاءَ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. اللَّهُمَّ أَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا
أَلَفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَسَيِّدَتِنَا سَارَةَ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا

الصَّلَاةَ وَالسَّلَامُ۔ اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا يُوسُفَ
وَسَيِّدِنَا زُلَيْخَا عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اَلْفَ
بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُوسٰى وَسَيِّدِنَا صَفُورٍ عَلٰی نَبِيِّنَا
وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا
سُلَيْمَانَ وَسَيِّدِنَا بَلْقِيسَ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدِنَا عَائِشَةَ الصِّدِّيقَةِ وَبَيْنَ سَيِّدِنَا خَدِجَةَ الْكُبْرٰی
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔ اَللّٰهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا
عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی وَسَيِّدِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرٰءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔ اٰمِنْ
يَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِلْحَاضِرِیْنَ وَلِلْاَهْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ
كُلِّهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰی
الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

نکاح ہو جانے کے بعد کھجور کا طبق لٹا دینا مستحب ہے، بشرطیکہ کسی کو ایذا نہ پہنچے
ورنہ تقسیم کر دینا مناسب ہے اور بغرض اعلانِ نکاح دف کا بجانا جائز ہے، اس میں بھانجہ نہیں ہونا
چاہیے۔ نیز مستحب ہے کہ اعزہ و احباب عاقدین اور ان کے اولیاء کو مبارکباد دیں۔ عاقدین کو ان الفاظ
میں مبارکباد دیں تو زیادہ بہتر ہے: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ
بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی (ترجمہ: تم کو یہ نکاح مبارک ہو اور تم دونوں میں موافقت
یکجا ہو بھلائی کے ساتھ ہو۔

عاقد کو حسب استطاعت دعوتِ ولیمہ کرنا چاہیے کہ یہ مسنون ہے۔

فضائلِ شبِ معراج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان امتیوں کا مہینہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی ۲۷ ویں شب میں حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر کرائی، مسجد اقصیٰ میں انبیاء سابقین اور ملائکہ کی امامت فرمائی، احکام خاص آپ پر نازل ہوئے، آپ دیدارِ خداوندی سے سرفراز ہوئے، جو شخص اس رات کو عبادت کرتا ہے معراج کا ثواب اس کے اعمال میں لکھا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو کامیاب یا مراد رکھے گا، ہر بلا و مصیبت سے بچائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہِ رجب کی ستائیسویں شب کو آسمانوں سے ستر ہزار فرشتے اپنے سردوں پر انوار الہی کے طبق رکھے ہوئے زمین پر آتے ہیں، اور ہر اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جن کے رہنے والے یاد الہی میں مشغول رہتے ہیں، حکم ہوتا ہے کہ ان نور کے طبقوں کو ان کے سردوں پر الٹ دو جو اس شب کی قدر کرتے ہیں۔

عبادتِ شبِ معراج

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رجب کی ستائیسویں تاریخ کو جو شخص روزہ رکھے، اس رات کو عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو دسترخوان پر بٹھلائے گا جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ ایک روزہ یہودیوں کی مشابہت ہوتا ہے، ۲۶ اور ۲۷ کا روزہ رکھیں (بحوالہ فلاح دنیا)

اس رات سو رکعت نماز نفل پچاس سلام سے ادا کرے، اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص ایک بار پڑھے، بعد فراغ نماز سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے، انشاء اللہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ اس رات چھ رکعت نفل تین سلام سے ادا کرے، اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص سات بار پڑھے، بعد فراغ نماز پچاس بار درود شریف پڑھ کر دعا کرے، اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی مقاصد برائے گا۔

اس رات دو رکعت نفل پڑھے، پہلی رکعت میں بعد الحمد سورۃ اَلْمُزَّمِّل اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۃ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ایک ایک بار پڑھے، ثواب عظیم پائے گا۔

اس رات بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کرے، ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص پانچ بار پڑھے، بعد اختتام نماز کلمہ تجید استغفار اور درود شریف سو سو بار پڑھے کر جو دعاء کرے قبول ہوگی۔

اس رات صلوٰۃ التسبیح پڑھیں، اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

عُصَائِلُ

شَبِّ بَرَاتٍ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت جبریل امین شعبان کی پندھویں شب آئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ذرا اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائیں۔ میں نے کہا یہ کونسی رات ہے جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور سوائے مشرک، جادوگر و غیب کی

خیریں دینے والا، زنا پر اصرار کرنے والا، شراب خور کے ہر ایک کو بخش دیتا ہے۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ سود خوار، کینہ رکھنے والے، مال باپ کی نافرمانی کرنے والے اور قرابت کو توڑنے والے بھی رحمت الہی سے اس شب محروم رہتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مذکورہ افراد کے علاوہ سب کو بخش دیتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پندرھویں شب میں قیام کرو یعنی رات بھر جاگو، اور اس کے دوسرے دن یعنی پندرہ شعبان کو روزہ رکھو، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا میں اس کو بخش دوں! ہے کوئی مصیبت میں گرفتار کہ میں اس کو نجات دے دوں! ہے کوئی رزق طلب کرنے والا میں اس کو روزی عطا کروں! اس طرح فرمایا جاتا ہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا کہ یہ کونسی رات ہے؟ بی بی صاحبہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ماہ شعبان کی پندرھویں شب ہے، اس رات میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں، اس رات اللہ تعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے، حضور نے فرمایا اس رات میں سال بھر میں پیدا ہونے والے اور مرنے والے شخص کا حساب لکھا جاتا ہے، اور ان کے لیے رزق اتارا جاتا ہے۔

عبادت

اس مبارک رات میں تین مرتبے اس شریف پڑھے، پہلے مرتبہ درازی عمر کی نیت سے پڑھے اور دُعا کرے، دوسری مرتبہ بلاؤں کے دُور ہونے کی نیت سے پڑھے اور دُعا کرے۔

تیسری مرتبہ مغفرت (گناہوں کی معافی) کی نیت سے پڑھے اور دعاء کرے۔
 ، اور کعت نفل نماز پڑھے ہر رکعت میں آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص
 پندرہ مرتبہ پڑھے، اور سلام کے بعد سو مرتبہ درود پڑھے۔ رزق میں وسعت بلاؤں سے
 نجات اور مغفرت کے لیے بزرگوں نے اس عمل کو بہتر قرار دیا ہے۔ آٹھ رکعت نفل چار سلام
 سے ادا کرے ہر رکعت میں پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، اللہ تعالیٰ گناہوں کو انشاء اللہ معاف
 فرمائیں گے۔

مسائل

شب قدر

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ میری اُمت کے
 ساتھ کیا سلوک فرمائے گا؟ وحی آئی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب تک اُمت کا غم کھائیں گے؟
 میں آپ کی اُمت کو دنیا سے نہ اٹھاؤں گا تا وقت کہ ان کو دنیا میں انبیاء کا درجہ نہ دوں
 انبیاء کی شان یہ ہے کہ ان پر فرشتے وحی سلام لے کر آتے ہیں، آپ کی اُمت پر بھی
 اسی طرح شب قدر میں فرشتے نازل ہوں گے اور میری طرف سے سلام اور رحمت پہنچائی
 گے، رمضان کے مہینے میں شب قدر میں قرآن کو اللہ تعالیٰ نازل فرمایا جو ساری دنیا کے

لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن آپ کی اُمت کی عمریں دکھائی گئی دیکھا کہ اکثر ساٹھ اور ستر برس ہی کی ہیں، حضور غمگین ہوئے کہ اس قدر مختصر عمریں میری اُمت کیا نیک کام کر سکے گی! ایسا نہ ہو کہ قیامت میں اگلی امتیں بڑی عمروں کا ثواب پائیں اور میری اُمت مختصر عمر کی وجہ سے عبادت کی کمی سے شرمندہ ہو، حق تعالیٰ نے آپ کی تسلی کی خاطر کے لیے یہ سورہ شریف نازل فرمائی۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز بنی اسرائیل کے چار شخصیتوں کا ذکر فرمایا: ۱۔ ایوب ۲۔ زکریا ۳۔ یونس ۴۔ یوشع بن نون کہ ان چاروں نے اسی برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ایک لمحہ بھی کوئی گناہ نہ کیا، صحابہؓ نے اس پر تعجب کیا اور خیال کیا کہ ہم لوگ اتنی عبادت کہاں کر سکتے ہیں خصوصاً جب عمری مختصر ہے پس جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ آپ کی اُمت نے تعجب کیا ان چاروں نے اسی سال عبادت کی (یعنی) اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر چیز نازل فرمائی، پھر سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ آخر تک پڑھ کر سنایا، اور کہا یہ افضل ہے اس سے کہ آپ کی اُمت تعجب کرے پس آپ اور آپ کے صحابہ بہت مسرور ہوئے، کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا بنی اسرائیل میں ایک صالح بادشاہ تھا، اس وقت کے پیغمبر وحی الہی ہوئی کہ اس سے کہو کہ جو آرزو ہو بیان کرے کہا میری تمنا یہ ہے کہ میں راہِ خدا میں مال اور اولاد سے جہاد کروں، اللہ تعالیٰ نے اس کو ہزار فرزند عطا کئے، پس یہ بادشاہ ہر وقت اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے کو جہاد پر روانہ کرتا، وہ لڑکا شہید ہو جاتا یہاں تک ہزاروں مہینوں میں ہزار لڑکے شہید ہو گئے، پھر بادشاہ نے خود جہاد کیا اور شہید ہوا۔ صحابہ نے کہا کہ اس بادشاہ کی فضیلت کوئی شخص حاصل نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ سورہ قدر نازل فرمایا، شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس کسی کو شبِ قدر

مل جائے اس کی ۸۳ برس چار ماہ کی عبادت قبول ہو جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب قدر کو لوگوں کو بتلانے آئے، دو مسلمان آپس میں جھگڑا کر رہے تھے مسلمانوں کے جھگڑے کی وجہ آپ سے شب قدر بھلا دی گئی، شب قدر بھلانے میں بھی اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہے ورنہ سال میں صرف ایک ہی مرتبہ لوگ عبادت کرتے۔

شب قدر میں چار رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الحکم التکاش ایک بار، سورہ قل ھو اللہ تین بار پڑھے، خدائے تعالیٰ اس کے لیے سکرات موت آسان کرے گا، عذاب قبر دور فرمائے گا، اس کو نورانی محل عطا کرے گا۔ شب قدر میں سو رکعت پڑھے، ہر رکعت میں انا انزلنہ تین مرتبہ سورہ قل ھو اللہ دس مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو قصر جنت عطا کرے گا۔

شب قدر میں قریب صبح صادق چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ قلم تین بار، سورہ اخلاص پچاس مرتبہ، سجدے میں سبحان اللہ اکتالیس مرتبہ کہے، اللہ تعالیٰ تمام کی حاجتیں پوری کرے گا اور دعا مقبول ہوگی۔

دو رکعت نفل نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات مرتبہ پڑھے، اور بعد فراغت استغفار پڑھے، یہ شخص اور اس کے ماں باپ بخشے جائیں گے جعفر عائشہ صدیقہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر شب قدر مجھے نصیب ہو جائے تو میں کیا دعائے مانگوں، حضور نے فرمایا یہ دعاء کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّکَ نَصِیْبُہٗوَجِئْتَہٗتُوْمِیْنِکَیَا دُعَاءُ مَانِکُوْنِ، حضور نے فرمایا یہ دعاء کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّکَ نَصِیْبُہٗوَجِئْتَہٗتُوْمِیْنِکَیَا دُعَاءُ مَانِکُوْنِ، جو شخص شب قدر میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ عَفُوْ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ۝ جو شخص شب قدر میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ عَفُوْ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ۝ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر ایک دفعہ کہنے کے عوض ایک ایک نعمت سے سرفراز کرے گا، اس کے گناہ بخش دے گا، دوزخ سے نجات دے گا، اس کو جنت عطا کرے گا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو شخص شب قدر میں بعد نماز عشاء سورہ قدر سات بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا سے محفوظ رکھے گا، اور فرشتے اس کے لیے دُعاء کریں گے۔ جو شخص بہ روز جمعہ سورہ قدر ہزار مرتبہ پڑھے گا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے دیدار سے ضرور مشرف ہوگا۔

۳۶ بار سورہ قدر پڑھ کر پانی پر دم کریں اور نئے لباس پر یہ پانی چھڑکیں، پھر یہ لباس پہن لیں، جب تک یہ لباس جسم پر رہے گا رزق میں وسعت رہے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری دہے میں طاق راتوں میں تلاش کرو۔ شب معراج شب برات شب قدر کے تمام نمازیں نفل ہیں، پہلے فرض کی اہمیت ہے، فرض کے نہ پڑھنے سے گنہگار ہوتے ہیں، جس کسی صاحب کی اپنی زندگی میں فرض نمازیں چھوٹ گئی ہوں وہ قضاے عمری پڑھے کیوں کہ فرض نمازوں کی پرسش ہوگی۔ قضاے عمری کا طریقہ: فجر کے دو رکعت، فرض ظہر کے چار رکعت، فرض عصر کے چار رکعت، فرض مغرب کے تین رکعت، فرض عشاء کے چار رکعت، وتر کے تین رکعت، اس طرح ایک دن کے نمازیں مکمل ہو گئیں۔ اس طرح جتنے دن کی نمازیں چھوٹیں پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعاء کریں، اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

چند اہم مذہبی معلومات

شروع سے اب تک جملہ ۱۲۲۰۰۰ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے ہیں۔ ان میں تین سو تیرہ ۳۱۳ رسول ہوئے ہیں جن کو عربی میں رسول اور فارسی و اردو میں پیغمبر کہتے ہیں، پیغمبروں پر صحیفہ آسمانی جن کو آسمانی کتاب بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کئے جاتے رہے جس میں شرع شریف کے مسائل اور قانون و قواعد جس قدر اس زمانہ کے لیے ضروری سمجھے گئے درج ہوا کرتے تھے اسی کے بموجب وہ مذہب اسلام کی اشاعت میں زندگی بسر کرتے رہے ان کے بعد انبیاء جو ان کے بعد پیدا ہوتے رہے اپنے پیش رو پیغمبر کی کتاب کے بموجب اور اپنے پیش رو پیغمبر کی پیروی میں تبلیغ اسلام کرتے رہے ہر پیغمبروں کے مراتب انبیاء سے بڑھے ہوئے ہی اور ہر پیغمبر نبی ہوتے ہیں، اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر نبی پیغمبر بھی ہو۔

پیغمبروں پر آسمانی صحیفہ اللہ تعالیٰ نے جو نازل فرمائے حسب ذیل ہیں،
صحیفہ ابراہیمی

توراة حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

۶ رمضان کو نازل ہوئی

۱۲ رمضان کو نازل ہوئی

۲۱ رمضان کو نازل ہوئی

انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

قرآن کریم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر

۲۷ رمضان کو نازل ہوا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے صاحب صحیفہ پیغمبر ہوتے ہیں ان کی بعثت کی مدتوں میں فصل حسب ذیل ہے :

۱۲۰۰ سال	حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ	حضرت آدم علیہ السلام سے
۱۱۴۳ سال	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ	حضرت نوح علیہ السلام سے
۵۷۵ سال	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ	حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
۵۷۸ سال	حضرت داود علیہ السلام کا زمانہ	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
۱۰۵۳ سال	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ	حضرت داود علیہ السلام سے
۶۰۰ سال	حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
۵۱۴۹ سال	حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ	حضرت آدم علیہ السلام سے

یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہوا آخری اور مکمل قانون انسانیت ہے، اور پورے جہاں کے ہر ملک کے ہر طبقہ کے لوگوں کے لیے مشعلِ راہ اور قابلِ عمل ہے، قرآن کریم کے مختلف ۵۵ نام ہیں جو قرآن کریم ہی میں اشتمال ہوئے ہیں۔

کس کس پیغمبر پر کتنی مرتبہ وحی نازل ہوئی؟

۱۲ مرتبہ	حضرت آدم علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی
۴ مرتبہ	حضرت شیث علیہ السلام پر
۴ مرتبہ	حضرت ادریس علیہ السلام پر
۵۰ مرتبہ	حضرت نوح علیہ السلام پر

۲۲ مرتبہ	حضرت ابراہیم علیہ السلام پر
۱۰۲ مرتبہ	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
۱۰ مرتبہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
چوبیس ہزار مرتبہ	حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر
حضور پر پہلی وحی ۶۱۰ء میں نازل ہوئی، اور آخری وحی ۶۳۲ء میں، جملہ ۲۳ سال۔	

غزوات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اقدس دنیوی کے زمانہ میں جتنی اسلامی جنگیں لڑی گئیں ان میں سے جن جنگوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس شریک رہے ان کو ”غزوہ“ کہتے ہیں، اور جن جنگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک نہ ہوئے بلکہ کسی صحابی کی سرکردگی میں فوج بھیجی گئی اس کو ”سریہ“ کہتے ہیں۔ کس غزوہ میں کتنی فوج صحابہ کرام کی تھی وہ یہاں درج کردی گئی ہے :

۳۱۳	جنگ بدر
۱۵۰۰	حُدیبیہ
۱۰۰۰	فتح مکہ
۱۲۰۰	جنگ خنہ
۴۰۰۰	حجۃ الوداع
۷۰۰۰	غزوہ تبوک
۱۰۰۰۰، ۲۲، ۱	بوقت وفات مبارک صحابہ کرام کی تعداد

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنتِ خویلد سے ہوئی۔ آپ کے بطن سے حضرت قاسمؓ حضور کے پہلے بیٹے تھے تقریباً ۲ سال زندہ رہے حضور نے انھیں کے نام کی نسبت سے اپنی کنیت ابوالقاسم رکھی تھی۔ حضرت عبداللہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ زہراؓ پیدا ہوئے۔ حضور کی تمام اولاد حضرت ابراہیمؓ کے سوا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئی۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ۱۰ نبوی کو ۶۵ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں، سرکار کی خدمت میں ۲۵ سال رہیں۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت زمعہ قبیلہ سے عقد ہوا، بوقت نکاح ۵ سال کی عمر تھی، ۱۹ھ ۷۷۱ء سال کی عمر میں انتقال ہوا، چودہ سال سرکار کی خدمت میں رہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی تھیں، ۱۰ نبوی میں عقد ہوا، ۱۷ رمضان ۵۸ھ میں وفات پائی، ازواجِ مطہرات میں صرف آپ ہی حضور کی کنواری بی بی تھیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ۵۳ میں جب کہ ۲۲ سال عمر تھی اور سرکار کی ۵۵ سال تھی آپ کا عقد ہوا۔ آپ حضرت عرفانہؓ کی صاحبزادی تھیں، ۵۹ سال کی عمر میں مدینہ میں انتقال فرمایا، سرکار کی خدمت میں ۸ سال رہیں۔

حضرت زینب اُمّ المساکین رضی اللہ عنہا بنت حذیمہ نجدی، یہ خاتون غزوہ احد کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں لیکن ۳ ماہ بعد انتقال کر گئیں، وفات کے وقت

عمر ۲۳ سال تھی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابوامیہ قبیلہ

میں جب کہ ۲۶ سال کی عمر تھی اور سرکار کی عمر ۵۶ سال تھی آپ کا نکاح ہوا، سرکار کی خدمت میں ۷ سال رہیں ۱۲ میں ۸۰ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا ۵۵ میں ۳۵ سال کی عمر میں حضور سے نکاح ہوا یہ حضور کی پھوپھی زاد بہن تھیں ۵۳ سال کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث ۵۵ میں ۲ سال کی عمر میں جب کہ سرکار کی عمر ۵ سال تھی آپ کا نکاح ہوا چھ سال خدمت میں رہیں۔ ۷ سال کی عمر میں ۵۶ میں مدینہ شریف میں انتقال فرمائیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ابوسفیان کی بیٹی تھیں ۵۶ میں ۳۶ سال کی عمر میں حضور کے ساتھ نکاح ہوا چھ سال سرکار کی خدمت میں رہیں ۵۴ میں مدینہ میں انتقال ہوا۔ بوقت وفات آپ کی عمر شریف ۷۲ سال تھی۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت جحش میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا ۴ سال سرکار کی خدمت میں رہیں ۵ سال کی عمر میں مدینہ میں انتقال ہوا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت الحریش نجدی ۳۶ سال کی عمر میں سرکار سے نکاح ہوا ۵۱ ہجری مکہ معظمہ میں انتقال ہوا بوقت وفات آپ کی عمر ۸۰ سال تھی۔

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا یہ کنیز تھیں مصر سے آئی آپ کے بطن سے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور ۷ یا ۸ ماہ کی عمر پا کر وفات پا گئے۔

حضرت زینب: یہ حضور کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں ان کی شادی ان کے خالہ زاد بھائی

ابوالعاصؓ کے ساتھ ہوئی تھی لیکن آپ بہت کم زندہ رہیں ۸ ھ میں انتقال ہو گیا۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا: آپ کی شادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی بدھ کی جگہ کے دن انتقال ہو گیا۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد آپ حضرت عثمان غنیؓ کے عقد میں آئیں نکاح کے بعد صرف چھ سال زندہ رہیں ۹ ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا: آپ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں آپ کا نکاح حضرت علیؓ سے ۲ ھ میں ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پانچ لڑکے، لڑکیاں ہیں۔

حضرت حسنؓ، حضرت محسنؓ، حضرت حسینؓ، ام کلثوم رضی اللہ عنہا، زینب رضی اللہ عنہا، حضرت محسنؓ کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا، باقی کی اولاد زندہ رہی حضور کی وفات کے ۶ ماہ بعد رمضان ۱۱ ھ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

حضور سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات اقدس میں جملہ ۱۱ نکاح فرمائے جن میں سے دو ازواج مطہرات آپ کی حیات ہی میں وصال فرما گئیں، اور ۹ ازواج مطہرات بیک وقت آپ کے ساتھ رہیں۔ ان میں صرف ایک زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کنواری تھیں۔

ان ازواج مطہرات سے یہ فائدہ ہوا کہ عورتوں کی جماعتوں میں اسلام کی اشاعت خوب ہوئی، اسلام کے مسائل شرعی کی تعلیم و تلقین عام ہو گئی دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ یہ تمام ازواج مطہرات نہایت معزز اور طاقتور قبیلوں کی تھیں ان سے رشتہ قائم ہونے سے تمام قبیلے نہ صرف اسلام کے دوست بن گئے بلکہ ہر موقع پر اسلام کے اعتماد بن گئے جس سے اسلام کو اطراف کی مخالفتوں کا خوف نہیں رہا بلکہ ان کے اشتراک سے اسلام میں تقویت پیدا ہو گئی۔

خلفائے راشدین

۱: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دور خلافت: حضرت ابوبکر صدیقؓ دو سال تین ماہ نو یوم خلافت فرمائے، ۲۲ جمادی الثانی دوشنبہ ۱۳ھ میں وفات ہوئی، گنبد خضرا میں پہلو سے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آرام فرما ہیں۔
حضرت عمر فاروقؓ دس سال پانچ ماہ چار یوم خلافت فرمائے، آپ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ابو لؤلؤ فیروز مجوسی نے یکم محرم ۲۴ھ میں آپ کو خنجر سے شہید کر دیا، آپ کا نزار مبارک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ کے پہلو میں ہے۔

حضرت عثمانؓ: آپ بارہ سال گیارہ ماہ خلافت فرمائے، ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں آپ کو بحالت تلاوت قرآن کریم شہید کر دیا گیا، آپ جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔
حضرت علیؓ: آپ چار سال نو ماہ خلافت فرما کر ۷ رمضان ۴۰ھ عبد الرحمن ابن ملجم کے ہاتھوں فجر کے وقت جامع کوفہ میں داخل ہوتے وقت شہید ہوئے، اود کوفہ کے قریب نجف اشرف میں مدفون ہیں۔

حضرت امام حسنؓ آپ چھ ماہ خلافت فرمائے، ۴۱ھ میں مسلمانوں کے قتل و خون کے تحفظ کی خاطر آپ نے حضرت معاویہؓ کے حق میں دست برداری اختیار کر لی تھی، ۴۹ھ میں ایک بڑی سازش کے ذریعہ نہر پلا دینے سے شہید ہوئے مدینہ منورہ میں آرام فرما ہیں۔ اس طرح کُل مدت خلافت چھ یوم کم تیس سال تھی (یعنی تقریباً ۴۰ سال)۔

عَشْرَةُ مُبَشِّرَةٍ

عشرہ مبشرہ سے مراد وہ دس صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن کو حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حیات ہی میں جنت کی بشارت دی ہے ان کے نام حسب ذیل ہیں:

- ۱: حضرت ابوبکر صدیقؓ
- ۲: حضرت عمر بن الخطابؓ
- ۳: حضرت عثمان بن عفانؓ
- ۴: حضرت علی بن ابی طالبؓ
- ۵: حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ
- ۶: حضرت طلحہ بن عبیدؓ
- ۷: حضرت زبیر بن العوامؓ
- ۸: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ
- ۹: حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ
- ۱۰: حضرت سعید بن زیدؓ

صحابی کی تعریف: صحابہ رضی اللہ عنہم ان حضرات کو کہا جاتا ہے جو حضور کو ایمان کی حالت میں دیکھے ہوں، اور ان کا ذاتہ بھی ایمان پر ہوا ہو۔

تابعین وہ حضرات ہیں جنہوں نے کسی صحابی کو ایمان کی حالت میں دیکھا۔

تابع تابعین وہ حضرات ہیں جنہوں نے کسی تابعی کو ایمان کی حالت میں دیکھا۔

انبیاء علیہم السلام کے سوا جن بزرگانِ دین کو اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہوتا ہے وہ اولیاء اللہ کہلاتے ہیں، جو خوارقِ عادات ان سے صادر ہوتے ہیں کرامات کہلاتے ہیں جیسا کہ انبیاء کے خوارقِ عادات ”معجزات“ کہلاتے ہیں۔ ایمان کے بغیر کفر کے یا جو بھی خوارقِ عادات جو گیوں وغیرہ سے جو صادر ہوتے ”استدراج“ کہلاتے ہیں۔

ماں باپ کا ادب

اللہ اور اس کے بعد ماں باپ کی اطاعت ضروری ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے ماں باپ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو ان تک نہ کہو اور نہ جھڑکی دو۔

اگر کوئی شخص نفل نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے ماں باپ اس کو بلائیں تو وہ اپنے ماں باپ کو نماز توڑ کر جواب دے۔ پھر نماز قضا کر لے۔

ماں باپ کے تعلق سے اللہ اور اس کے رسول کے کتنے سخت احکام ہیں اس کے بعد بھی آپ اپنے ماں باپ کی اطاعت نہ کرو گے تو جنت سے محروم رہو گے ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ ماں نوہینے تک پیٹ میں رکھتی ہے پیدا ہونے کے بعد خدمت کرتی ہے طبیعت تھوڑی بھی خراب ہو جاتی ہے تو رات بھر اپنی ٹھنی منید کو خراب کر کے آپ کو سنبھالتی ہے ذرا بھی بے چین ہو جائیں تو وہ بھی پریشان ہو جاتی ہے باپ آپ کو خون پسینہ ایک کر کے کھا کر لاتا ہے پہلے خود نہیں کھاتا آپ کو کھلاتا ہے، خود نہیں پہنتا آپ کو پہنتا ہے، آپ کی ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے مدد بھیجتا ہے، آپ کو پڑھا لکھا کر قابل بنانے کی کوشش کرتا ہے، آپ جب بڑے ہوتے ہیں تو اکثر بچوں کو اپنے ماں باپ کی خدمت کا احساس نہیں ہوتا یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا واقعہ کھٹا ضروری سمجھتا ہوں جن کا نام حضرت علقمہؓ تھا وہ پابندِ صوم و صلوة تھے ہر ایک کے ساتھ ان کا اچھا سلوک تھا جب ان کا آخری وقت آیا تو زبان سے کلمہ تک نہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا ان کے حالات کو دریافت کرو سب ہی نے علقمہؓ کے بارے میں اچھا کہا، آخر کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علقمہؓ کی والدہ کو بلایا اور کہا کہ تمہارے ساتھ ان کا سلوک کیسا ہے؟ بڑھیا نے فوری رونا شروع کر دیا اور کہا کہ یہ سب کے ساتھ ٹھیک

رہتا تھا مگر میرے ساتھ اس کا سلوک ایک مرتبہ ٹھیک نہیں رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کو معاف کر دو، بڑھیا نے کہا اتنی تکلیف کے بعد کیسے معاف کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا لکڑیاں اور لاؤ صحابہؓ نے فوری لکڑیاں جمع کیں۔ آپ نے فرمایا کہ آگ لگا کر علقمہ کو اس آگ میں ڈال دو، بڑھیا آخر علقمہ کی مال بھی، مال کی ممتا تڑپ اٹھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے دریافت کیا کہ کیا میرے بچے کو میرے سامنے آگ میں ڈالو گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب تک تم معاف نہ کرو گے، آخرت میں اس سے بھی زیادہ سزا ملے گی، میں چاہتا ہوں کہ دنیا ہی میں اس کو سزا مل جائے، بڑھیا نے فوری علقمہ کو معاف کر دیا اور ادھر ان کی زبان سے کلمہ طیبہ نکلا، اس کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ جو اپنے مال باپ کو تکلیف دیتے ہیں ان کی زبان سے آخری وقت کلمہ بھی نہیں نکل پاتا۔ آج سے ہم یہ عہد کریں کہ آئندہ سے اپنے مال باپ کو کسی قسم کی تکلیف ہونے نہیں دیں گے، اور ان کی خدمت دل و جان سے کریں گے اللہ و رسول کو راضی رکھیں گے، اور مال باپ کی دُعا میں لیں گے۔

اُستاد کا ادب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ باپ تین ہوتے ہیں ایک وہ جس نے تم کو جانا دوسرا باپ اُستاد، تیسرا باپ جس نے تم کو بیٹی دی یعنی اُستاد کا مقام تو باپ کے مقام سے بھی اونچا ہوتا ہے، استاد تم کو پڑھنا سکھاتا ہے، تم کو آداب سے آراستہ کرتا ہے، تم کو تہذیب و تمدن، اخلاق اور کردار کا ایک مجسمہ بناتا ہے، جب تک تم اپنے استاد کی فرامرداری نہ کرو گے اس وقت تک تم کو علم نہیں آسکتا، اُستاد جو بھی باتیں بتائے غور سے سُنو اور ان پر عمل کیا کرو۔

احادیث

○ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے :

○ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ : تمام کاموں کا دار و مدار نیت پر ہے۔ (بخاری)

○ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ كَانَ آيَةً

ترجمہ : اگر میری ایک بات بھی تم کو معلوم ہو تو اس بات کو دوسروں تک پہنچا دو۔ (بخاری)

○ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ

ترجمہ : علم کا سیکنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ)

○ وَقَرُّوْا مِنْ تَعَلُّوْنَ مِنْهُ الْعِلْمِ

ترجمہ : اپنے استاد کی جن سے تم علم سیکھتے ہو عزت کرو۔ (بہیقی)

○ الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

ترجمہ : پاکی یعنی طہارت سے رہنا آدھا ایمان ہے۔ (مشکوٰۃ)

○ إِذَا جَاءَكُمْ الزَّائِرُ فَأَكْرِمُوهُ

ترجمہ : جب کوئی شخص تم سے ملنے کے لیے آئے تو تم اس کی عزت کرو (ولیمی)

○ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

ترجمہ : بات کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔ (ترمذی)

○ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ مَنْ بَدَأَهُمُ بِالسَّلَامِ

ترجمہ: بے شک اچھا آدمی وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

○ تَصَافَحُوا يَذْهَبِ الْغِلُّ مِنْ قُلُوبِكُمْ

ترجمہ: مصافحہ کیا کرو، یہ مصافحہ تمہارے دلوں سے بغض و کینہ دور کر دے گا۔ (وابلہمی)

○ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوقِّرْ كَبِيرَنَا

ترجمہ: جو اپنے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ترمذی)

○ رَضِيَ الرَّبُّ فِي رَضَى الْوَالِدِ

ترجمہ: باپ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی خوشی ہے۔ (ترمذی)

○ اتَّقُوا اللَّهَ وَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ

ترجمہ: اللہ سے ڈرو اور اپنے قرابت داروں سے اچھا سلوک کرو۔ (ابن جان)

○ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ (مسلم)

○ لَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ

ترجمہ: جس میں وعدہ کی پابندی نہیں اس میں دین نہیں۔

○ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ مَسْتُورَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ

ترجمہ: عورت چھپانے اور درپردہ رہنے کی چیز ہے، جب گھر سے باہر جاتی ہے تو شیطان اس کو تالکے لگاتا ہے۔ (ترمذی)

○ رَبُّ كَأْسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ

ترجمہ: بہت سی عورتیں جو دنیا میں پوشاک پہنی ہوئی ہیں قیامت میں ننگی ہوں گی۔

○ الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ

ترجمہ : نماز دین کا ستون ہے۔ (طبرانی)

○ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ

ترجمہ : قرآن مجید کی تلاوت کرنا بہترین عبادت ہے۔ (بخاری)



○ سوتے وقت کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ

اے اللہ! میں تیرے ہی نام پر مردوں گا اور زندہ رہوں گا۔

○ نیند سے بیدار ہوتے ہی پڑھنے کی دُعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا بعد مرنے کے اور اسی کی طرف

اُٹھ کر جانا ہے۔

○ مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھیے :

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔

○ مسجد سے باہر نکلنے وقت یہ دُعا پڑھیے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں۔

○ گھر میں داخل ہوں تو یہ دُعا پڑھیے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوَلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا
بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

ترجمہ : اے اللہ ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔

○ گھر سے نکلیں تو یہ دُعا پڑھیے :

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترمذی)
ترجمہ : میں اللہ کا نام لے کر — اللہ پر بھروسہ کیا حول و قوت یہی لگتا ہوں بچانا اور نیکوں کی قوت
دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

○ چھینکے پر پڑھیے : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔)

سُتے والا : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (خدا تجھ پر رحم فرمائے۔)

○ چھینکے والا پھر دُعا پڑھے : يَهْدِيْكُمْ اللّٰهُ وَيُصْلِحْ بِالْكُم۔ (بخاری)

ترجمہ : تمہیں ہدایت بخشنے اللہ اور تمہاری حالت درست کر دے۔

○ ترقی علم کی دُعا : اَللّٰهُمَّ اَنْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا

ترجمہ : اے میرے اللہ فائدہ پہنچا مجھے اس چیز سے جو سکھایا تو نے مجھے اور مجھے وہ بات سکھا جو مجھے نفع دے

اور میرے علم میں ترقی دے۔ (ترمذی)

○ کھانا شروع کرے تو یہ دُعا پڑھے : بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَى بَرَكَتِهِ اللّٰهُ۔

ترجمہ : میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

○ کھانا شروع کرنے سے پہلے یا کسی کام کی ابتداء سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ بھول گئے ہوں تو یاد آنے

پر یہ دُعا پڑھیں : بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ (ترمذی) میں نے اس کے اوّل و آخر میں اللہ کا نام لیا۔

جب کھانا کھا چکیں تو یہ دُعا پڑھیے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ .

ترجمہ : سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

دودھ پی کر یہ دُعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ : اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ دے۔ (ترمذی)

نیا کپڑا پہننے کی دُعا :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَبَّلُ بِهٖ

فِیْ حَیَاتِیْ . (ترجمہ) سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم

کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

آئینے میں صورت دیکھ کر پڑھیے :

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ .

ترجمہ : اے اللہ ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

نیا چاند دیکھتے تو یہ دُعا پڑھیے :

اَللّٰهُمَّ اَهْلِهٖ عَلَیْنَا . (ترجمہ) اے اللہ ! اس چاند کو ہمارے لیے بہتر بنا۔

جب کپڑا آریں تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر اُتاریے کیونکہ بسم اللہ کی وجہ سے شیطان اس کی شرگاہ کی

طرف نہ دیکھ سکے گا۔ [حسن حسین]

نوٹ : اذان کی دُعا، بیت الخلاء کی دُعا، نماز کی دُعا، میت کے لیے دُعا وغیرہ، اسی کتاب میں اذان

کے بیان، استنجا کے بیان، نماز کے بیان اور میت کے مسائل کے علاوہ دوسرے بیانات میں درج ہیں۔



ایک بار سورہ فاتحہ ایک آیت الکرسی تین بار سورہ اخلاص، ایک بار درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں۔

ختمِ قرآن کا طریقہ

اس میں جو سورتیں اور آیات ہیں وہ بعد ختم قرآن مجید

پڑھی جاتی ہیں۔ مذکورہ طریقہ رائج ہے جو باعثِ خیر و برکت ہے۔

دُعایِ ختمِ قرآن مجید

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ
الْفَائِزُونَ ۝ لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۖ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ ۖ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُنُ
الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۖ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۖ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

سبیل کر تین بار قل ھو اللہ احد پڑھنے کی نفعاء نے اجازت دی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ • الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ • مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ •
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ • اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ • غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ • (آین -)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلَمْ • ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُوْنَ
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ
يُوقِنُوْنَ • اُولَٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ • اُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ •
وَإِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ • لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ • اللَّهُ لَا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ • مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ • وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ • وَلَا يَـُٔودُهُ حِفْظُهُمَا • وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ •

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ • وَانْ تُبَدَّوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تَخْفَوْهُ يَحَاسِبْكُمْ بِهٖ اللّٰهُ فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبْ مَنْ يَّشَاءُ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْْءٍ قَدِيْرٌ • اَمِنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ • كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ • لَا تَفْرِقْ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرٰنَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ

الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۚ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَا أَمْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا قَدْ وَاعَفِ لَنَا ذُنُوبَنَا وَأَنْتَ مَوْلَانَا ۚ فَانصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا
بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ
وَوَقَّعَتْ كَلِمَةً رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ۝ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ
رَّحِيمٌ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۚ دَعَا هُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحَنَّنْهُمْ فِيهَا
سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ
إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِنْ
رَّسُولَ اللَّهِ ۚ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۝ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ إِنَّ اللَّهَ
وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

وَلَدَاتِ بِاسْعَادَاتِ حَرَمِ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آقائے کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بمقام مکہ معظمہ ۱۲ رجب الاول ہجری ۵۷۰ء
دوشنبہ صبح صادق ۱۲ شعبہ ہوی۔ آپ کے والد کا نام حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اور آپ کی والدہ
کا نام بی بی آمنہ بنت وہب ہے۔

حضرت عبداللہ بغرض تجارت شام تشریف لے گئے تھے کہ واپسی کے وقت مدینہ طیبہ میں سخت
علیل ہو گئے اور وہیں انتقال فرما گئے آپ کا مزار شریف مدینہ منورہ میں موجود ہے فخرِ دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم شکم مادرِ گرامی میں اس وقت دوماہ کے تھے حضرت عبداللہ نے ترک میں کچھ اونٹ کچھ
بکریاں اور ایک لونڈی ام ایمن چھوڑی تھی۔ آپ کی ولادت سے سات دن تک آپ کی والدہ حضرت
آمنہؓ دودھ پلائی رہیں اس کے بعد حضرت ثوبیہ اور ان کے بعد آپ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ
جو قبیلہ ہوازن سے تھیں نے دودھ پلایا اور ۵۷۱ء سے ۵۷۶ء تک آپ کی پرورش فرمائی چھ سال
کے بعد آپ کو آپ کی والدہ کے حوالے کر دیا ۵۷۷ء میں آپ اپنی والدہ اور ام ایمن کے ساتھ
مدینہ کا سفر فرمایا مدینہ سے واپسی میں آپ کی والدہ کا انتقال ہوا کے مقام پر ہو گیا اور وہیں دفن
ہوئیں۔ والدہ کے انتقال کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب نے اپنے پوتے کی بیٹوں سے
زیادہ شفقت و محبت کے ساتھ پرورش کرتے رہے۔ ابھی حضرت بی بی آمنہ کی وفات کو سال
بھر نہ ہوا تھا کہ دادا عبدالمطلب کو بھی پیام اجل آپہنچا۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے لڑکے ابوطالب
(حضرت علیؓ کے والد) کے ہاتھ میں حضور کا ہاتھ دیتے ہوئے کہا دیکھو محمدؐ کا خیال حد سے زیادہ
رکھنا یہ یتیم بھی ہے اور یرسیہ بھی نہیں معلوم ہے کہ میں اسے اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا تھا مجھے یقین

ہے کہ تم بھی اولاد کے برابر سمجھو گے یاد رکھو انھیں ذرہ برابر بھی تکلیف ہوئی تو میری روح کو تکلیف ہوگی۔ آپ کے دادا عبدالمطلب کے انتقال کے بعد آپ اپنے چچا ابوطالب کے زیر پرورش رہے ۵۸۳ء میں چچا ابوطالب کے ساتھ بغرض تجارت شام کا سفر فرمایا شہر بصرہ میں مشہور عیسائی راہب مجھے نے آپ کو دیکھ کر آسمانی کتب کی پیش گوئیوں کے لحاظ سے جس کے وہ عالم تھے پہچان لیا کہ آپ خدا کے آخری نبی ہونے والے ہیں حضور کو دیکھ کر ابوطالب سے کہا مجھے اس صاحبزادے میں آثار نبوت نظر آ رہے ہیں یہودی اور عیسائی ان کے دشمن ہیں اس لیے آپ ان کو آگے لے کر نہ جائیں۔ بحیرہ راہب کے مشورہ کے مطابق ابوطالب نے اپنا سامان تجارت فروخت کر کے اور حضور کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ واپس آ گئے۔ ۵۹۱ء تا ۶۰۳ء آپ نے اس مدت میں یکے بعد دیگرے ملک شام بصرہ یمن وغیرہ کا سفر فرمایا اسی زمانے میں قوم نے آپ کی دیانت اور صداقت سے متاثر ہو کر آپ کو صادق اور امین کے القاب دیئے۔

۵۹۲ء میں آپ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد قبیلہ اسد کا تجارتی مال لے کر بصرہ کا سفر فرمایا اور ۵۹۵ء میں حضرت خدیجہ سے عقد فرمایا عقد کے وقت حضور کی عمر شریف ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی عمر شریف ۴۰ سال تھی عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ اسلام لائیں ۶۰۵ء میں کعبہ کی از سر نو تعمیر ہوئی آپ نے جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے اپنے مبارک ہاتھوں سے حجر اسود کو نصب فرمایا ۶۰۷ء سے ۶۰۹ء تک کی مدت میں آپ غار حرا میں خدا کی یاد میں مشغول رہے ۶۰۹ء سے سچے خوابوں کا ظہور ہونے لگا جو خواب آپ دیکھتے دن کو وہی واقعہ پیش آتا جب آپ کی عمر ۴۰ برس کو پہنچ گئی اور آپ کا استغراق حد کمال کو پہنچ گیا تو اسی غار حرا میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ وحی نازل ہوئی اس غیر معمولی واقعہ سے آپ بہت ہیبت زدہ ہوئے اس وقت آپ کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بڑی تسلی دی

اس پہلی وحی کے ذریعہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ کی ابتدائی آیات کا نزول ہوا مکہ معظمہ میں دار ارقم دینی تعلیم کا سب سے پہلے مرکز بنائیں سال تک لوگوں کو خفیہ طور پر اسلامی تعلیم دی گئی اہل مکہ کو اس کا علم نہ تھا اس عرصہ میں تقریباً ۳۹ یا ۴۰ افراد داخل اسلام ہوئے گُفار مکہ نے اہل اسلام پر صدمہ ہا قسم کے مظالم کیے حتیٰ کہ ۷ نبوی سے ۱۰ نبوی تک شعب ابوطالب میں تین سال تک آپ کو نظر بند کر دیا گیا آپ کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ اور آپ کا پورا خاندان شریک تھا ان حضرات نے پتے کھا کر اپنی زندگی بسر کی اور کسی کو کوئی ایک آدھو چھوٹا بل جاتا تو اس کو بھون کر کھاتے چھوٹے بچے بعض وقت پانی کی پیاس کی وجہ سے بللاتے روتے تھے آپ کی جماعت پر ہر اقسام کے مظالم ڈھائے گئے اور بڑی سے بڑی تکلیف دی گئی ۶۱۹ میں شعب ابوطالب سے رہائی ہوئی اس کے بعد آپ نے طائف کا سفر فرمایا۔ وہاں کے لوگوں نے بھی آپ پر بے انتہا مظالم ڈھائے دعوت حق میں جسم اطہر کو لہو لہان کر دیا گیا جس کی وجہ سے آپ کا چلنا پھرنا مشکل ہو گیا آپ کبھی تھک کر کہیں بیٹھ جاتے تو آپ کو کھڑ کر دیا جاتا پھر پتھر مارنا شروع کر دیتے گالیاں دیتے قہقہے لگاتے حضورؐ نے وہاں سے روانہ ہو کر عقبہ بنی النجرہ کے باغ میں پناہ لی ۲۷ رجب دوشنبہ ۱۲ شعبہ ۱۲ نبوی میں آپ کو معراج ہوئی جہاں باری تعالیٰ سے پانچوں وقت کی نمازیں فرض ہوئیں اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی پھر کچھ عرصہ بعد ابوطالب کا بھی انتقال ہو گیا۔

حضورؐ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ بنت حضرت ابو بکر صدیقؓ کا نکاح ہوا لیکن کم سنی کی وجہ سے رخصتی نہیں ہوئی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہؓ سے نکاح فرمایا، طائف کے سفر کے بعد حج کے زمانہ میں مدینہ کے قبیلہ خزرج کے چھ افراد نے مقام عقبہ میں اسلام قبول کیا ۶۲ء میں بمقام عقبہ دوسرے حج کے زمانہ میں مدینہ کے بارہ افراد نے آپ

کے دست مبارک پر بیعت کی حضرت مصعب بن عمیرؓ کو معلم بنا کر ان کے ساتھ مدینہ روانہ کر دیا گیا مسلمانوں پر جب قریش کے مظالم حد سے بڑھنے لگے نہ ان کی جان محفوظ رہی نہ مال نماز پڑھنا قرآن پڑھنا اور احکام خداوندی کی علانیہ پیروی کرنا دشوار ہو گیا تو حضورؐ نے چند صحابہ کو حبش کی جانب ہجرت کر جانے کی اجازت دی۔ اس تعمیل حکم میں مسلمانوں کا ایک قافلہ حبش کی طرف روانہ ہوا قریش کو کب گوارا تھا کہ مسلمان کسی بھی جگہ آرام کی زندگی بسر کر سکیں چنانچہ قریش کے آدمی فوراً تعاقب کے لیے روانہ ہوئے مگر مہاجرین کا یہ قافلہ کشتیوں میں سوار ہو کر روانہ ہو چکا تھا رفتہ رفتہ اور مسلمان بھی پہنچ گئے۔ کفار قریش قیمتی تحائف لے کر دربار نجاشی میں پہنچے اور عرض کیا کہ ہمارے چند نالائق غلام یہاں بھاگ آئے ہیں انھیں واپس کر دیجئے نجاشی نے مسلمانوں کو بلا کر حالات دریافت کئے حضرت جعفر طیارؓ نے نجاشی کے سامنے ایک مفصل تقریر کی سورہ مریم کی چند آیات سنایں نجاشی کی آنکھوں سے کلام الہیٰ سُنتے ہی آنسو جاری ہو گئے اور مسلمانوں کو واپس بھیجنے سے انکار کر دیا۔ کچھ دن بعد یہ غلط خبر مشہور ہو گئی کہ مکہ کے تمام کفار مسلمان ہو گئے یہ سن کر اکثر اصحاب مکہ روانہ ہو گئے۔ شہر کے قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہے بعض مسلمان واپس حبش چلے گئے بعض چھپ چھپ کر مکہ میں آ گئے کفار قریش نے مسلمانوں کو زیادہ اذیتیں دینا شروع کر دیں جس کے باعث مسلمان دوبارہ ہجرت پر مجبور ہو گئے۔ کفار مکہ نے جب یہ دیکھا کہ سختی سے کام نہیں چلتا تو انھوں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حبابہ و دولت کا لالچ دے کر حق سے ہٹانا چاہا اور علیہ بن ابی ربیع رئیس قریش کو پورے اختیارات دے کر خاص ہدایت کے ساتھ بارگاہِ نبوتؐ میں بھیجا آپؐ سے عرض کیا گیا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اپنی نئی تعلیم بند کر دو اور ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہو تو ہم تمہارے پاس اس قدر مال جمع کر دیں گے کہ ہم میں سے کسی کے پاس نہ ہوگا اگر تم عورتوں کے متمنی ہو تو حسین سے حسین عورت تمہارے

لیے فراہم کر دیں گے اور اگر حکومت اور بادشاہت کے خواہش مند ہو تو ہم سب تمہیں اپنا بادشاہ بنائیں گے اور آپ کی اطاعت کریں گے حضور اس چال میں کب پھنسنے والے تھے آپ نے کہا میں مال و زر کا خواہش مند ہوں نہ تم پر حکومت کرنے کی تمنا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ تم بُت پرستی ختم کر دو خدا کے سچے پرستار بن جاؤ اور بُری راہ ترک کر کے سیدھی راہ پر جاؤ کفار قریش کے تمام کوششیں ناکام ہو گئیں اور آئے دن اسلام کو عروج ہوتا گیا آخر سرداران قریش نے تنگ آ کر دارالندوہ میں مشورہ کر کے آپ کے قتل کی سازش کی اور آپ کے مکان کو گھیر لیا ۲ صفر کو بد وقت شب آپ سورہ یسین تلاوت فرماتے ہوئے دشمنوں کے بیچ میں سے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سونے کی ہدایت دے کر اور حضرت صدیق اکبرؓ کو ساتھ لے کر غارِ ثور میں تین روزہ کرمینہ کی سمت ہجرت فرمائی۔

سراقہ بن جہشمؓ نے تعاقب کیا اور اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے آپ نے اس کو معاف فرمایا اور جہشمؓ کو فرمانِ امان تحریری طور پر عطا فرمایا راستے میں بریدہ اسلمی اور اس کے ستر ساتھیوں نے تعاقب کیا اور آپ سے گفتگو کرنے کے بعد وہ مسلمان ہو گئے ۶۲۱ء ۵ ربیع الاول کو آپ قبا میں داخل ہوئے چودہ روز قیام فرمایا اور مسجدِ قبا کی تعمیر فرمائی ۲۲ ربیع الاول روز جمعہ مدینہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابوالیوب انصاریؓ کے مکان میں ۷ ماہ قیام فرمایا اس وقت مدینہ کا نام یثرب تھا تو آپ نے مدینۃ النبیؐ رکھا، مسجدِ نبویؐ تعمیر فرمائی، حضرت عائشہ صدیقہؓ کی رخصتی اور آپ کے ساتھ گھریلو زندگی شروع ہوئی، ۵۲ میں اذان کا حکم صادر ہوا، رمضان کے روزے فرض ہوئے، اس مدت میں آٹھ غزوات و جنگیں ہوئیں جن میں سب سے زیادہ اہم جنگِ بدر ہے، اس جنگ میں سولہ صحابہ شہید ہوئے، ۷۴ کفارِ قتل، ۱۳ کفار گرفتار ہوئے۔

جنگِ بدر میں ۳۱۳ صحابہ نے ایک ہزار دشمنوں سے مقابلہ کیا۔ ۶۲۵ء ۴ میں شراب کا استعمال حرام قرار پایا۔ ۶۲۶ء ۵ میں پردہ کا حکم نازل ہوا۔ ماہ شوال میں جنگِ احد کا واقعہ

پیش آیا، ۶۱۲ھ میں بیعتِ رضوان اور صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہوا، ۶۲۸ھ میں جنگِ خیبر ہوئی، ۶۲۹ھ میں فتح مکہ اور جنگِ حنین زیادہ اہم ہیں، ۶۳۰ھ میں منافقوں کی مسجدِ ضرار جلادی گئی۔ ۶۳۱ھ میں دشمنانِ اسلام جمع ہو کر اسلام کے خلاف سازشیں کرتے رہے۔

۱۰ھ میں آپ ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ کے ساتھ حج ادا فرمائے اور آخری خطبہ دے کر اہم احکام اور ضروری مسائل سمجھا کر اُمت کو وداع کیا، اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں، ۵۳ھ سے ۹ھ تک ۸۱ جنگیں ہوئیں، حضورؐ ۲ جہادوں میں بہ نفسِ نفیس شریک تھے جن کو غزوات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اور جن جنگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم شریک نہیں رہے ان کو سرِیہ کہا جاتا ہے آپ نے ۶۳ سال ۴ یوم اس عالم میں قیام فرما کر تباریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ روزِ دو شنبہ ۶۳۲ھ بوقتِ چاشت اس دُنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ کا نزار مبارک حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ شریفین میں ہے، آپ نے ۵۳ سال کی عمر تک مکہ میں قیام فرمایا اور دس سال مدینہ میں، اس طرح ۶۳ سال کی عمر میں صال فرمایا۔

